Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری • 7 فتح 1396 ہجری شمسی • 7 دسمبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 دسمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کیلئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے

راستہ میں لاہور سے آگے گوجرانوالہ اور وزیر آباد اور گجرات وغیرہ اسٹیشنوں پر اس قدر لوگ ملاقات کیلئے آئے کہ اسٹیشنوں پر انتظام رکھنا مشکل ہوگیا

ٹکٹ پلیٹ فارم ختم ہونے کی وجہ سے لوگ بلا ٹکٹ پلیٹ فارم پر چلے گئے اور بعض مقامات پر گاڑی کو کثرت ہجوم کی وجہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرایا گیا اور نہایت نرمی سے زائروں کو ملازمین ریل نے گاڑی سے علیحدہ کیا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۰۱-ایک سو ایک نشان-جب میں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا اُرِیۡکَ بَرَکَاتٍ مِّنۡ کُلِّ طَرَفٍ یعنی ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔اور یہ الہام اُسی وقت تمام جماعت کو سُنا دیا گیا۔بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا اور یہ پیشگوئی اِس طرح پر پوری ہوئی☆ کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔اور پھر ضلع کی کچہری کے اِردگرد اِس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو کے عورت بیعت کر کے اِس سلسلہ میں داخل ہوئی۔اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا۔اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔

۱۰۲-نشان-براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے سُبۡحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی زَادَ مَجۡدَکَ۔ یَنۡقَطِعُ اٰبَآءُکَ وَیُبۡدَءُ مِنۡکَ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 490۔(ترجمہ) خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا☆ اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور میں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اُس پر اب قریباً تیس برس گذر گئے اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزارہا آدمی میری جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا میں پھیلے گی پس افسوس اُن پر جو خدا کے نشانوں پر غور نہیں کرتے۔پھر اس پیشگوئی میں جس کثرتِ نسل کا وعدہ تھا اُس کی بنیاد بھی ڈالی گئی کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں جو اُس وقت موجود نہ تھیں۔

۱۰۳-ایک سو تین نشان-ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا اور اُن کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیّت کر دی اور مفتی محمد صادق کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے۔ انّی احافظ کلّ من فی الدار۔تب میں اُن کی عیادت کے لئے گیا اور اُن کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے اُن کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا۔

۱۰۴-ایک سو چار نشان-ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اُس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اُس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب میں اُس کے پاس آیا اور اُس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتٰی بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھا دیئے۔

☆ راستہ میں لاہور سے آگے گوجرانوالہ اور وزیر آباد اور گجرات وغیرہ اسٹیشنوں پر اس قدر لوگ ملاقات کے لئے آئے کہ اسٹیشنوں پر انتظام رکھنا مشکل ہو گیا۔ٹکٹ پلیٹ فارم ختم ہونے کی وجہ سے لوگ بلا ٹکٹ پلیٹ فارم پر چلے گئے اور بعض مقامات پر گاڑی کو کثرت ہجوم کی وجہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرایا گیا اور نہایت نرمی سے زائروں کو ملازمین ریل نے گاڑی سے علیحدہ کیا بعض جگہ کچھ دور تک لوگ گاڑی کو پکڑے ہوئے ساتھ چلے گئے خوف تھا کہ کوئی آدمی نہ مر جاوے۔ان واقعات کو مخالف اخباروں نے بھی مثل پنجۂ فولاد کے شائع کیا تھا۔منہ

☆ اس الہام میں یہ بھی اشارہ تھا کہ آبائی وجوہ معاش سب بند ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ نئی برکتیں عطا کرے گا چنانچہ ہمارے والد صاحب کی وجوہ معاش کچھ تو گورنمنٹ میں ضبط ہو گئے اور کچھ شرکاء کو مل گئے اور ہم خالی ہاتھ رہ گئے۔پھر خدا نے اپنی طرف سے سب کچھ مہیا کیا۔منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 263)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر ،نگران بدر بورڈ قادیان

☆ دولت مند کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے بچنے کیلئے دعا کیا کرتے تھے ☆ ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے

☆ بعض لوگ شوق میں قرض لے لیتے ہیں یہ فضول خرچی ہے، اگر ایک دفعہ انسان قرض لے لے تو پھر قرضوں میں دھنستا چلا جاتا ہے، پس ان فضول خواہشات سے بچنا چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11 ر اگست 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی کو کن امور کی تفصیلات جاننے کی ضرورت ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی احمدی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں تو بیعت کے عہد کا پتا نہیں ہے۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس چیز کی کہ ہم بیعت کرنے کے بعد اس کی تفصیلات جاننے کی کوشش کریں اور بیعت کے عہد کو سامنے رکھیں۔ اگر ہم اخلاقی بہتری کی شرائط کو ہی سامنے رکھیں تو ہمارے اخلاقی معیار، معاشرتی تعلقات، کاروبار اور لین دین کے معاملات اور عائلی معاملات میں ایک غیر معمولی بہتری اور بلندی پیدا ہو سکتی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں نیکی کے کیا معیار دیکھنا چاہتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جھوٹ نہیں بولنا، ظلم نہیں کرنا، خیانت سے بچنا ہے۔ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہونا۔ عام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں کی وجہ سے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہیں دینی۔ تکبر نہیں کرنا۔ عاجزی اختیار کرنی ہے۔ ہمیشہ خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی ہے۔ عموماً بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہد بیعت کے حوالہ سے ہمیں کس قابل فکر امر کی طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا ایک قابل فکر تعداد ایسی ہے جو باوجود بیعت کے عہد کے اس پر عمل نہیں کرتی۔ ہم بڑے زور و شور سے یہ کہتے ہیں کہ یقیناً ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہمیں کرنا چاہئے اور جو یہ نہیں کرتا وہ بڑا ظلم کرتا ہے۔ لیکن جب ہم براہ راست متأثر ہو رہے ہوں تو ہم میں سے اکثریت ان اخلاق کو بھول جاتی ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن معاشرتی کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ لوگ اپنی بات کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں کہ اس میں سچائی نہیں رہتی۔ اپنے حق حاصل کرنے کیلئے بعض دفعہ ظلم بھی کر جاتے ہیں۔ بعض لوگ خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں، دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ عاجزی کی بجائے اَنا غالب آ جاتی ہے۔ قضا کے معاملات میں، کاروباروں میں سچائی کی بجائے ذاتی مفادات کی طرف زیادہ توجہ رہتی ہے۔

سوال: آپسی رنجشوں اور شکوے شکایتوں کے موقعوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مومن کو کیا طرز عمل اختیار کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایسے وقت میں ایک مومن کا کام ہے کہ جھگڑوں کو طُول دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر نرمی پیدا کر کے جماعتی نظام یا قضا میں اپنے معاملات لائیں اور کوشش یہ ہو کہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم نے ان غلط فہمیوں یا جائز ناجائز شکایتوں کو دُور کر کے آپس میں پیار اور محبت سے زندگی گزارنی ہے۔

سوال: آپسی رنجشوں میں اَنا اور ضد کی وجہ سے کہاں تک نوبت پہنچتی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کے ذمہ حق بنتا ہے اور جس کا حق بنتا ہے دونوں اگر ضدّی طبیعت کے مالک ہوں تو پھر کبھی بھی معاملہ انجام کو نہیں پہنچتا۔ ایک عدالت کے بعد دوسری عدالت میں اپیلیں ہوتی رہتی ہیں۔ پانچ رکنی قضا کا بورڈ بھی فیصلہ کر دے تو بھی جس کے ذمہ حق بنتا ہے وہ حق مار جاتا ہے یا فیصلہ تسلیم نہیں کرتا یا مجھے لکھ دیتے ہیں کہ آپ خود اس معاملے کو دیکھیں اور یہ شکوے کبھی ختم نہیں ہوتے۔

سوال: آپسی جھگڑوں کو احسن رنگ میں نپٹانے کے متعلق قرآن مجید نے کیا تعلیم دی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنۡ کَانَ ذُوۡ عُسۡرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیۡسَرَۃٍ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ اور اگر کوئی تنگ حال ہو کر آئے تو آسائش ہونے تک اسے مہلت دینی چاہئے اور اگر تم اپنے قرض معاف کر دو، خیرات کر دو تو یہ بہت اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں نرمی اور سہولت کا سلوک کریں۔

سوال: آپس کے معاملات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری کیا رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے مومنوں کو بار بار توجہ دلائی ہے کہ تم دنیا میں رحم اور نرمی سے کام لو تو آسمان پر خدا تعالیٰ بھی تم سے رحم کا سلوک کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی سے قرض کی رقم لینی ہو اور وہ اس کو مقررہ میعاد گزرنے کے بعد مہلت دیتا ہے تو ہر وہ دن جو مہلت کا گزرتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہوگا۔ ایک جگہ فرمایا کہ صدقہ و خیرات تمہاری بلاؤں اور مشکلات کو اور مصیبتوں کو دُور کرتے ہیں۔

سوال: قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی ان پاکیزہ نصائح پر عمل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا اگر ہم قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سامنے رکھیں تو ایک پُر امن معاشرے کا قیام عمل میں آئے۔ بے چینیاں نہ پھیلیں، کبھی رنجشیں لمبی نہ ہوں۔ فیصلوں پر عمل درآمد کرانے والے اداروں کا بھی حرج نہ ہو۔ قضا یا عدالتوں میں جانے اور وکیلوں کے اخراجات سے بھی بچت ہو جائے۔ اگر ضدّیں نہ ہوں، اَنائیں نہ ہوں تو پھر میرا وقت بھی ان فضولیات میں ضائع ہونے سے بچ جائے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قضا کے فیصلوں کے متعلق احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا اگر ایک فریق کے خیال میں اس کا حق بنتا ہے لیکن فیصلہ اس کے خلاف ہو جاتا ہے تو اس پر قضا پر یا قاضی پر الزام نہیں لگانا چاہئے۔ اگر کسی فیصلہ میں کوئی ابہام ہو تو اس فریق کی درخواست پر بعض دفعہ مَیں بھی فائل منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔ لیکن اکثر فیصلے صحیح ہوتے ہیں۔ پس بدظنیوں سے بچنا چاہئے۔ بدظنی پھر ایک اور برائی کا راستہ کھول دیتی ہے۔

سوال: آپس کے معاملات میں صحابہؓ کے رویےّ کیسے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا حضرت ابوقتادہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مسلمان کے ذمّہ ان کا کچھ قرض تھا۔ جب بھی یہ اس کے پاس قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو وہ چھپ جایا کرتا تھا۔ ایک دن یہ گئے تو اس کے بیٹے سے پتا چلا کہ وہ گھر میں ہی ہے۔ انہوں نے باہر سے آواز دی اور کہا کہ مجھے پتا چل گیا ہے کہ تم گھر میں ہی ہو۔ باہر آؤ اور مجھ سے بات کرو۔ جب وہ شخص باہر آیا تو انہوں نے اس سے چھپنے کی وجہ معلوم کی تو اس نے کہا میں آجکل بہت زیادہ تنگ دست ہوں۔ عیالدار ہوں، بچے بہت ہیں۔ اس پر ابوقتادہ نے کہا کہ واقعی ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو؟ تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میرا یہی حال ہے۔ اس پر انہوں نے اس کا سارا قرض معاف کر دیا۔

سوال: امن کا معاشرہ کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مومنوں میں ایک دوسرے کے لئے نرم رویےّ اور محبت اور پیار پھیلانے سے امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔ امن کا معاشرہ دونوں فریقین کے رویےّ سے قائم ہوتا ہے۔ جس کا حق بنتا ہے اسکی طرف سے سہولت دینے سے اور قرض ادا کرنے والے یا جس کے ذمہ حق کی ادائیگی ہے اسکی طرف سے احساس ذمہ داری اور ادائیگی کے احساس کی وجہ سے اور فکر کی وجہ سے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حسین معاشرہ کی کیا خصوصیات بیان فرمائی ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرنے والے آدمی پر رحم فرمائے جب وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور جب وہ قرضے کی واپسی کا تقاضا کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت اور قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔

سوال: قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والوں کو آپ ﷺ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دولت مند کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو ٹال مٹول کرنے والے کا پیچھا کرنے کو کہا جائے تو چاہئے کہ اس کا پیچھا کرے یعنی پھر مجبور کر کے اس سے دوسروں کا حق دلوایا جائے قرض ادا کروایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا کہ قرض ادا کرنے والے کا ٹال مٹول کرنا اس کی آبرو اور اس کی سزا کو حلال قرار دیتا ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت کو اس کے کس فرض کی ادائیگی کی توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نظام جماعت کا فرض ہے کہ ایسے حقوق غصب کرنے والوں کو اگر وہ تعاون نہیں کرتے تو سزا دے۔ جب قضا کے فیصلوں کے مطابق تعمیل نہ کرنے والوں اور حق مارنے والوں کو سزا ملتی ہے تو پھر انہیں شور نہیں مچانا چاہئے کہ ہم سے نرمی کا سلوک نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے اسے سزا دیئے جانے کا حق نظامِ جماعت کو دیا ہے۔ ملکی قانون بھی ایسے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے قرض ادا نہ کرنے والے کے متعلق کیا انذار فرمایا؟

جواب: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے لوگوں سے واپسی کرنے کی نیت سے مال لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کروا دے گا اور جو شخص مال کھانے اور تلف کرنے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً قرض دار کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے بچنے کے لیے کیا دعا کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

سوال: آپؐ نے قرض کا کیا نقصان بیان فرمایا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔

سوال: قرض کی ادائیگی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے کیا نسخہ بیان فرمایا ہے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ استغفار بہت زیادہ کیا کرو۔ دوسرے فضول خرچی چھوڑ دو۔ تیسرے یہ کہ اگر ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دے دو۔

سوال: بعض لوگ شوق میں قرض لیتے ہیں ایسے لوگوں کو حضور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے بعض لوگ شوق میں قرض لے لیتے ہیں یہ فضول خرچی ہے۔ اگر ایک دفعہ انسان قرض لے لے تو پھر قرضوں میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ پس ان فضول خواہشات سے بچنا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں
زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے کے بارے میں بتایا
لیکن جو صاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بُغض تھا، کینہ تھا، مفاد پرستی تھی، ان کو سمجھ نہیں آئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے دعویٰ کی صداقت کے بارہ میں پیش فرمودہ مختلف دلیلوں اور علامات، نشانات کا تذکرہ، مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مماثلتوں کا بیان

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ
اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ مسیح چودھویں صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آجکل چودھویں صدی ہی ہے

مسیح موعود کی تکذیب اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں
اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس ایک عجیب حالت میں آجکل مسلمان دنیا پھنسی ہوئی ہے

لبّیک یا رسول اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کو ماننا، اس کو سلام کہنا، یہ ہے لبّیک کہنے کا صحیح طریقہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 رنومبر 2017ء بمطابق 17 رنبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت — مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا (درثمین اردو، صفحہ 160)

وہ زمانہ جس میں سے اُس وقت مسلمان گزر رہے تھے درد رکھنے والے مسلمانوں کے لئے انتہائی بے چین کرنے والا زمانہ تھا۔ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسی حالت ہو گئی تھی کہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا۔ عملاً مسلمانوں میں نہ دین باقی رہا تھا۔ نہ اسلام کی حقیقت باقی رہی تھی۔ اسلام کا درد رکھنے والے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے اور اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بھی تھے۔ ان کی شہرت بڑی دُور دُور تھی۔ بہت سے ان کے مرید تھے۔ ان کی بزرگی کی وجہ سے ایک دفعہ مہاراجہ جمّوں نے ان کو دعوت دے کر کہا کہ آپ جمّوں آ کر میرے لئے دعا کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر دعا کروانی ہے تو میرے پاس آ کر کرواؤ۔ بہرحال بڑے بڑے لوگ ان کے مرید تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع سے ہی بڑا عقیدت کا تعلق تھا۔ اُس وقت ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے ہی اُس وقت اس حالت اور اس زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ بھی ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عرض کیا تھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ — تم مسیحا بنو خدا کے لئے

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی لیکن ان کو یہ یقین تھا کہ آپ ہی زمانے کے امام اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو، اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ جب بھی دعویٰ ہو گا تم مان لینا۔

(ماخوذ از خطبات محمود، جلد 11 صفحہ 342 تا 343، خطبہ جمعہ فرمودہ 23ر مارچ 1928ء)

بہرحال صاحبِ بصیرت لوگ بزرگ جانتے تھے کہ اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو اگر اس زمانے میں کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کے مخالفین کے منہ بند کئے تھے۔ آپ کا ایسا لٹریچر موجود تھا جس کا مخالفینِ اسلام جواب نہیں دے سکتے تھے۔ جب تک آپ نے دعویٰ نہیں کیا بڑے بڑے علماء آپ کی اس بات کے معتقد تھے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپ نے دعویٰ کیا تو یہی علماء اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی کرنے لگ گئے اور آج تک یہی مفاد پرست علماء ہیں جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں اور عامّۃ المسلمین کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں۔ زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے کے بارے میں بتایا۔ لیکن جو صاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بُغض تھا، کینہ تھا، مفاد پرستی تھی، ان کو سمجھ نہیں آئی۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بعض دلیلیں بیان کروں گا جو آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اسلام میں بدعات داخل ہو چکی ہیں۔ دین اپنی اصلی حالت میں نہیں رہا۔ علماء اور مشائخ نے اپنی اپنی توجیہات کر لی ہیں اور بے شمار بدعات مسلمانوں میں داخل ہو چکی ہیں۔ عملاً مسلمان دین سے دُور جا چکے ہیں اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی پادری بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ ان حالات کی پیشگوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک شخص کے بھیجنے کی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے پیشگوئی کی تھی۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اب کوئی ہمارے دعویٰ کو چھوڑے اور الگ رہنے دے مگر ان باتوں کو سوچ کر جواب دے۔ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے تمہیں دینا پڑے گا۔‘‘ (مجھے جھوٹا کہو گے تو پھر تم اسلام سے بھی دور ہٹتے ہو) فرمایا کہ ’’مگر مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سچی ہیں۔ ظالم طبع ہے وہ انسان جو اِن کی تکذیب کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 6 تا 7، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے 1903ء میں یہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ میرے دعوے کو 22 برس گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ کیوں ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 4، صفحہ 7، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دوسرے آپ نے فرمایا کہ زمانے کی ضرورت ہے اور سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس زمانے میں

مسیح نے آنا تھا اور جب ضرورت ہے تو اگر میں نہیں تو کوئی دوسرا پیش کرو۔ بہر حال کوئی مصلح مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آنا چاہئے کیونکہ زمانے میں فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور مسلمانوں میں بھی فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس اگر مجھے جھوٹا کہنا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں بنیں گی یا تو کوئی دوسرا مصلح پیش کرو کیونکہ زمانہ چاہتا ہے کہ کوئی مصلح آئے۔ یا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی تکذیب کرو۔ کہو کہ سارے وعدے جھوٹے تھے۔ ایسے بگڑے ہوئے حالات میں کسی مصلح کے بھیجنے کا جو وعدہ تھا وہ غلط تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حفاظت دین کی ضرورت بہر حال ہے۔

فرمایا کہ ’’بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ (آپ مثال دے رہے ہیں کہ) ’’دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اُس کا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے؟ باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لئے بنائے جاتے ہیں اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کے لئے نئے نئے مصالحے تیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کے لئے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اُس فطرت کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لئے انسانوں میں ہے۔ پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بیشک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔ اب بھی جبکہ ضرورت پڑی‘‘ (آپ فرماتے ہیں) ’’اُس نے مجھے اِسی لئے بھیجا ہے۔ ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہو سکتا یا اس کا انکار ہو سکتا تھا اگر حالات اور ضرورتیں اس کی مؤیّد نہ ہوتیں۔‘‘ (اگر حالات اور ہوتے۔ ضرورت اس کی تائید نہ کر رہی ہوتی تو تم کہہ سکتے تھے کہ مَیں غلط وقت پہ آیا ہوں۔) فرماتے ہیں ’’مگر کئی کروڑ کتابیں اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکی ہیں اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں سے بھر سکتے ہیں اور اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھا جائے تو وہ کئی میل تک پہنچ جائیں......‘‘ (عماد الدین ایک مسلمان شخص تھا جو بعد میں عیسائی ہو کے پادری بن گیا فرمایا کہ) ’’عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے۔‘‘ (عیسائی بھی یہ کہتے ہیں کہ اس کی بڑی خطرناک تحریریں ہیں۔)

’’چنانچہ (اس زمانے میں) لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا۔ اس میں اس کی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہوگا تو ایسی تحریروں سے ہوگا‘‘ (جو یہ پادری لکھتا ہے۔) فرمایا کہ ’’ایسی حالتوں میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے؟ اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو نورِ قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 7 تا 8، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور پھر مصلح کے آنے کے لئے شہادتوں کا ذکر فرماتے ہوئے ایک زبردست شہادت آپ نے یہ بیان فرمائی۔ مختلف باتیں بیان کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

’’......اور زبردست شہادت میں اَور پیش کرتا ہوں اور وہ سورۃ نور میں وعدہ استخلاف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور:56)‘‘ فرمایا کہ ’’اس آیت میں وعدۂ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔ اسی طرح قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ فرمایا گیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (المزمل:16) اور‘‘ (فرماتے ہیں کہ) ’’آپ مثیل موسیٰ استثناء کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں۔‘‘ (بائبل میں بھی استثناء میں لکھا ہوا ہے۔) ’’پس اس مماثلت میں جیسے کَمَا کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورۃ نور میں کَمَا کا لفظ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامّہ ہے۔ موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آ کر ختم ہو گیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ وقوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اس امر کی اَور دوسری شہادتیں اور تائیدیں نہ بھی پیش کرتا تو یہ سلسلہ مماثلت بالطبع چاہتا تھا کہ چودھویں صدی میں عیسوی بروز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت میں ہو ورنہ آپ کی مماثلت میں معاذ اللہ ایک نقص اور ضعف ثابت ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس مماثلت کی تصدیق اور تائید فرمائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تر ہے۔‘‘ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور تمام انبیاء سے افضل تر ہیں۔) فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے اِحیاء کے لئے آیا ہے اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کہلاتی ہے۔‘‘

پھر تکمیل اشاعت ہدایت کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اِتمام نعمت اور اِکمال الدین ہوا‘‘ (یعنی دین کمال تک پہنچا) ’’تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔‘‘ (یعنی کامل ہدایت ملی۔ ہدایت اپنی تکمیل کو پہنچی اور دوسری اس کی جو اشاعت ہے وہ بھی اپنی تکمیل کو پہنچی۔) فرمایا کہ ’’تکمیلِ ہدایت مِن کُلِّ الْوُجوہ آپؐ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیلِ اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شریعت اتری اور تکمیلِ ہدایت ہوگئی اور جو آپ کی آمد ثانی ہونی تھی وہ مسیح موعود جو آپ کا غلامِ صادق آنا تھا اس کے زمانے میں اس کی اشاعت ہونی تھی۔) فرمایا ’’کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا۔ ڈاکخانوں، تاربرقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجراء اور اخبارات کی اشاعت، ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔‘‘ (دنیا اکٹھی ہو گئی ہے اور آج اس زمانے میں تو سوشل میڈیا، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن اور مختلف چیزیں وغیرہ سے مزید اکٹھی ہو گئی ہے۔) فرمایا کہ ’’پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔‘‘

پھر مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں ایک اور مماثلت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’اور یہ اُسی کے موافق ہے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ مَیں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں اور مَیں کہتا ہوں کہ میرا ایک کام یہ بھی ہے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کروں......‘‘۔ فرمایا کہ ’’علاوہ بریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جو آفتیں پیدا ہو گئی تھیں اُسی قسم کی یہاں بھی موجود ہیں۔ اندرونی طور پر یہودیوں کی حالت بہت بگڑ گئی تھی اور تاریخ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ توریت کے احکام انہوں نے چھوڑ دیئے تھے اور اس کی بجائے طالمود اور بزرگوں کی روایتوں پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اِس وقت مسلمانوں میں بھی ایسی ہی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ کتابُ اللہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کی بجائے روایتوں اور قصّوں پر زور مارا جاتا ہے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں ’’ان سب کے علاوہ ایک اور سرّ بھی ہے جو (اس) مماثلت کو مکمل کرتا ہے۔‘‘ (ایک اور راز ہے جو اس مماثلت کو، مشابہت کو مکمل کرتا ہے) ’’اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے۔ انہوں نے کوئی تلوار نہیں اٹھائی۔ مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دُور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جائے گا۔‘‘ (یعنی مسیح موعود اس کے خلاف بات کرے گا۔ بلکہ یہ کہے گا کہ اسلام پیار اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور اسی سے پھیلا ہے۔ اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں یہ اعتراض ختم ہو جائے گا) فرمایا ’’کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرے گا اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا يَضَعُ الْحَرْب۔ وہ لڑائیوں کو اٹھا دے گا۔‘‘ (ختم کر دے گا)

’’اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو اور بتاؤ کہ کیا اِس وقت ضرورت نہیں کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی پر مجدد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدّد تو ضرور ہوگا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ مسیح چودھویں صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آجکل چودھویں صدی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 9 تا 12، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اگر میرا انکار کرتے ہو، میری تکذیب کرتے ہو تو تم اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کر رہے ہو۔ آپ فرماتے ہیں ''میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اور اس وقت کوئی خلیفہ اس اُمّت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اَتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی اُمّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اُسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:4)۔ میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی ......'' فرمایا ''پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ مَیں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قَسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا......''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''میری تکذیب میری تکذیب نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔''

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ آپ کی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ (جب میں کہتا ہوں کہ تکذیب کر رہے ہو) فرمایا کہ ''اس طرح پر کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپؐ نے جو اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟'' فرمایا ''پس پھر مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہوگا۔ مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہو گی مگر پہلے اپنی گمراہی اور رُوسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن و حدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔ مَیں قرآن و حدیث کا مُصدِّق و مِصداق ہوں۔ مَیں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ مَیں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡن کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے، جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجّت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 14 تا 16، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر مسیح موعود کی آمد سے متعلق بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''حقیقت میں یہ ریلوے مسیح موعود کا ایک نشان ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ (التکویر:5)'' (کہ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔) فرمایا ''دینداری تو تقویٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اگر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لَیُتۡرَکُنَّ الۡقِلَاصُ میں ریل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر اس سے ریل مراد نہیں تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ حادثہ بتائیں جس سے اونٹ ترک کئے جاویں گے۔ پہلی کتابوں میں بھی اشارہ ہے کہ اُس وقت (مسیح کے زمانے میں) آمد و رفت سہل ہو جائے گی۔'' فرمایا ''اصل تو یہ ہے کہ اس قدر نشانات پورے ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ تو اس میدان سے بھاگ ہی گئے ہیں۔ جیسے کسوف خسوف رمضان میں کیا اُس طریق پر نہیں ہوا جیسا کہ مہدی کی آیات کے لئے مقرر تھا؟ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے ایسی سواری بھی نہیں نکلی ہے۔'' فرمایا ''علامات دلالت کرتی ہیں کہ مسیح موعود پیدا ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم کو نہیں مانتے تو پھر کسی اَور کی تلاش کریں اور بتائیں کہ کون ہے کیونکہ جو نشانات اس کے مقرر کئے تھے وہ تو سب کے سب پورے ہو گئے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 54 تا 55، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ اگر میری سچائی کو پرکھنا ہے تو نبیوں کے سلسلوں کو پرکھنے کی جو دلیلیں ہیں اس کے مطابق پرکھو۔ اس طریق پر چلو۔ نیک نیتی سے سعادتمندی کے ساتھ جن دلیلوں کو دیکھو انہیں سمجھو۔ اگر ضد کرنی ہے تو پھر کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر تو قرآن کریم بھی ہدایت نہیں دیتا۔ فرمایا کہ ''منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔ جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان کی تو اَحوَل جیسی مثال ہے'' (یعنی بھینگا آدمی جو ہوتا ہے اس جیسی مثال ہے جس کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔) ''جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔'' ایک واقعہ سناتے ہیں۔ آپ بیان فرماتے ہیں۔ ''کہتے ہیں کہ ایک اَحوَل (بھینگا آدمی کسی کا) خدمتگار تھا۔ (نوکر ملازم تھا تو) آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔'' (مالک نے بھیجا جا کے اندر سے شیشہ اٹھا لاؤ۔) ''وہ گیا اور واپس آ کر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں کون سا لے آؤں۔ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ تو اَحوَل نے کہا تو کیا میں جھوٹا ہوں؟'' (میں نے دو دیکھے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں ایک ہے۔) ''آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی'' (کیونکہ جو اس نے توڑا تھا وہ اصل میں ایک ہی تھا۔ تو فرمایا) ''مگر ان اَحوَلوں کو جو میرے مقابل ہیں کیا جواب دوں؟ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ بار بار اگر کچھ پیش کرتے ہیں تو احادیث کا ذخیرہ، جس کو خود یہ ظن کے درجہ سے آگے نہیں بڑھاتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کے رطب و یابس امور پر لوگ ہنسی کریں گے۔ یہ ہر ایک طالب حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے مستدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے''۔ فرمایا کہ ''مَیں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے۔ اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ ایک نوع سے کروڑوں انسان ہیں۔'' فرمایا کہ ''بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادت مند کا کام نہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حَکَم ہو کر آئے گا۔ اس کا فیصلہ منظور کرو۔ جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔'' فرمایا کہ ''مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مَیں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا۔ مگر میرا سارا کاروبار اُس کا اپنا کاروبار ہے اور مَیں اُسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میری تکذیب اُس کی تکذیب ہے۔ اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 34 تا 35، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مولویوں کی جو ضد کی حالت ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی تھی جو آپ نے بیان فرمائی۔ نہ دلیل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ وہی حالت ان کی آج ہے۔

ان نشانات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف نے توریت کی پیشگوئی کے موافق مثیلِ موسیٰ تسلیم کیا ہے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ جس طرح پر'' (جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے کہ) ''موسوی خلفاء کا سلسلہ قائم ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ایک سلسلہ خلافت قائم ہو۔ اگر اَور کوئی بھی دلیل اس کے لئے نہ ہو تب بھی یہ مماثلت بالطبع یہ چاہتی ہے کہ ایک سلسلہ خلفاء کا ہو۔'' (دوسرے یہ کہ) ''آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ایک سلسلہ خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا اور اس سلسلہ کو پہلے سلسلہ خلافت کے ہم رنگ قرار دیا۔ جیسا فرمایا کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ'' فرمایا کہ ''اب اس وعدۂ استخلاف کے موافق اور اس کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ جیسے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو
اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

موسوی سلسلۂ خلافت کا خاتم الخلفاء مسیح تھا۔ضرور ہے کہ اس سلسلہ محمدیہ کے خلفاء کا خاتم بھی ایک مسیح ہی ہو۔‘‘ (تیسری بات یہ کہ)’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔‘‘ (چوتھی بات)’’آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد تجدید دین کے لئے بھیجا جاتا ہے۔اب اس صدی کا مجدّد ہونا ضروری تھا اور مجدّد کا جو کام ہوتا ہے وہ اصلاحِ فساداتِ موجودہ ہوتا ہے۔‘‘ (جو موجودہ فساد ہر جگہ پیدا ہوا ہوا ہے اس کی اصلاح کرنا۔)’’پس جو فساد اور فتنہ اس وقت سب سے بڑھ کر ہے وہ عیسائی فتنہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس صدی کا جو مجدّد ہو وہ کاسر الصلیب ہو۔جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے۔‘‘ (پانچویں بات یہ کہ)’’موسوی خلافت کی مماثلت کے لحاظ سے بھی خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا چودھویں ہی صدی میں ہونا ضروری ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مسیح علیہ السلام آئے تھے۔‘‘ (چھٹی بات یہ کہ)’’جو علامات مسیح موعود کی مقرر تھیں ان میں سے بہت سی پوری ہو چکیں جیسے کسوف خسوف کا رمضان میں ہونا جو دو مرتبہ ہو چکا۔حج کا بند ہونا۔ذوالسنین ستارہ کا نکلنا۔طاعون کا پھوٹنا۔ریلوں کا اجراء۔اونٹوں کا بیکار ہونا وغیرہ۔‘‘ (ساتویں بات یہ کہ)’’سورۂ فاتحہ کی دعا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا اس اُمّت میں سے ہوگا۔غرض ایک دو نہیں صدہا دلائل اس امر پر ہیں کہ آنے والا اسی اُمّت میں سے آنا چاہئے اور اس کا یہی وقت ہے۔اب خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے مَیں کہتا ہوں۔وہ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہوں۔قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاجِ نبوت پر جو طریق ثبوت کا رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے۔جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں ان کو دیکھ لو۔مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں ان مخالفوں کی حالت پر نظر کرتا ہوں کہ جن امور کو بطور نشان پیش کیا کرتے تھے اب وہ جب پورے ہو گئے تو ان کی صحت پر اعتراض کرنے لگے۔‘‘ (مثلاً پہلے چاند سورج گرہن کی نشانی مانگا کرتے تھے۔) آپ فرماتے ہیں کہ’’مثلاً کسوف خسوف والی پیشگوئی کو اب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔مگر کوئی ان سے پوچھے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے صحیح ثابت کر دیا کیا اب وہ ان کے کہنے سے جھوٹی ہو جائے گی؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ’’افسوس تو یہ ہے کہ اتنا کہتے ہوئے ان کو شرم نہیں آتی کہ اس سے ہم مسیح موعود کی تکذیب نہیں کرتے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں۔میری تصدیق اور تائید کے لئے ایک کسوف خسوف ہی نہیں ہزار ہا دلائل اور شواہد ہیں اور اگر ایک نہ بھی ہو تو کچھ بگڑتا نہیں۔مگر اس سے یہ تو پایا جائے گا کہ یہ پیشگوئی غلط ہوئی۔افسوس یہ لوگ میری مخالفت میں سیّد الصادقین کی پیشگوئی کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ہم اس پیشگوئی کو بڑے زور سے پیش کرتے ہیں۔یہ ہمارے آقا کی صداقت کا نشان ہے‘‘۔فرمایا کہ’’پس حدیث جس کو تم ظن کی سیاہی سے لکھتے تھے واقعہ نے اس کی صداقت کو یقین تک پہنچا دیا۔اب اس سے انکار کرنا بے ایمانی اور لعنت ہے۔موضوع احادیث میں کیا محدّث یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے چور پکڑ لیا ہے۔نہیں۔بلکہ یہی کہیں گے کہ کسی کا حافظہ درست نہیں۔‘‘ (جو حدیثیں صحیح نہیں ہیں ان میں یہی کہتے ہیں کہ کسی کا حافظہ درست نہیں ہے)’’یا راستباز ہونے میں کلام ہے۔‘‘ (اس کی سچائی پر کچھ تحفظات ہیں۔) فرمایا کہ’’مگر محدّثین نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ ایک حدیث اگر ضعیف بھی ہو‘‘ (کمزور حدیث بھی بظاہر نظر آتی ہو)’’مگر اس کی پیشگوئی پوری ہو جاوے تو وہ صحیح ہوتی ہے۔پھر اس معیار پر کیونکر کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں؟‘‘ فرماتے ہیں’’پس یاد رکھو کہ آنے والا یا تو نصوص صریحہ سے پرکھا جاتا ہے۔وہ اس کی تائید کرتی ہیں اور پھر عقل چونکہ بِدُوں نظیر نہیں مان سکتی۔‘‘ (بغیر مثال کے، بغیر اس کے شواہد کے عقل کسی چیز کو نہیں مانتی تو)’’عقلی نظائر اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔‘‘ (جو مثالیں ساتھ دی جاتی ہیں وہ بھی عقلی مثالیں ہیں اور شہادۃً دی جاتی ہیں۔) فرمایا’’اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی تائیدیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔اگر کسی کو کوئی شک وشبہ ہو تو وہ میرے سامنے آئے اور ان طریقوں سے جو منہاجِ نبوت پر ہیں میری سچائی کا ثبوت مجھ سے لے۔مَیں اگر جھوٹا ہوں گا تو بھاگ جاؤں گا۔مگر نہیں۔اللہ تعالیٰ نے انیس برس پہلے (جب آپ نے یہ لکھا اس وقت آپ کے دعوے کو اُنّیس سال گزر چکے تھے آپ ایک الہام کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انیس برس پہلے)’’مجھے کہا یَنْصُرُکَ اللہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔‘‘ (جب آپ نے یہ تحریر فرمائی اس سے انیس سال پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ یَنْصُرُکَ اللہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔کہ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا۔) فرمایا’’پس جس طرح نبیوں یا رسولوں کو پرکھا گیا مجھے پرکھ لو اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس معیار پر مجھے صادق پاؤ گے۔‘‘ (اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار میدانوں میں آپ کی مدد فرمائی۔) فرمایا کہ’’یہ باتیں مَیں نے مختصر طور پر کہی ہیں۔ان پر غور کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔وہ قادر ہے کوئی راہ کھول دے گا۔اس کی تائید اور نصرت صادق ہی کو ملتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 38 تا 41، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ کی مجلس میں مولویوں کا ذکر ہو رہا تھا تو ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور اب تو مولوی لوگوں نے وہ خطبے وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی۔آپ نے فرمایا’’اب تو وہ نام بھی نہ لیں گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہیں گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 286، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہر حال ان مولویوں کا تو یہ حال ہے کہ اپنے مفادات کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ صرف خود کرتے ہیں بلکہ آپ کی طرف اور جماعت احمدیہ کے عقائد کی طرف جھوٹی اور غلط باتیں منسوب کرتے ہیں اور عامّۃ المسلمین کے دلوں میں جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق معلوم کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حق معلوم کرنا ہے’’پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ اُن پر حق کھول دے اور‘‘ (آپ فرماتے ہیں کہ)’’مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔‘‘ (چالیس دن پورے نہیں ہوں گے کہ اس پہ حق کھل جائے گا اگر خالی الذہن ہو کے اور حق مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگو) فرمایا’’مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو اِن شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضدّ وتعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔‘‘ فرمایا’’کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 16، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس ایک عجیب حالت میں آجکل مسلمان دنیا پھنسی ہوئی ہے۔کوئی رستہ ان کو فرار کا نظر نہیں آ رہا۔پاکستان میں بھی نئی نئی تنظیمیں بن رہی ہیں۔اب نئی تنظیم لبّیک یا رسول اللہ کی بنی۔جنہوں نے مارچ کر کے پہلے لاہور کا گھیراؤ کیا۔پھر اسلام آباد کا گھیراؤ کیا۔اس کے بعد اسی نام کی ایک اور تنظیم ہے جو گھیراؤ کر رہی ہے اور اسلام آباد کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔اور کوئی حکومت، کوئی فوج، کوئی قانون ان کو روک نہیں سکتا۔لبّیک یا رسول اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کو ماننا۔اس کو سلام کہنا۔یہ ہے لبّیک کہنے کا صحیح طریقہ۔کاش کہ یہ لوگ بھی اس کو سمجھیں اور بجائے کھوکھلے نعروں کے لبّیک یا رسول اللہ کی حقیقت کو سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی، پاکستان کو بھی، ہر مسلمان ملک کو بھی فتنہ وفساد سے بچائے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر خاص رحم فرمائے کیونکہ آجکل جو حالات ہو رہے ہیں اور مسلمان دنیا کے خلاف جو منصوبہ بندی ہو رہی ہے وہ بہت خوفناک ہے۔اگر انہوں نے ابھی بھی نہ سمجھا تو پھر بعد میں یہ پچھتائیں گے۔اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

جلسہ سالانہ ترکی میں عربوں کی شمولیت (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے جلسہ سالانہ ترکی میں سیرین عرب احمدیوں کی شرکت کے حوالے سے بعض امور بیان کئے تھے۔ اورعربوں کے ساتھ ہونے والی مجلس میں قبول احمدیت کے سنائے جانے والے ایمان افروز واقعات میں سے ایک دو کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط کی ابتداء ایسے ہی ایک واقعہ سے کی جاتی ہے۔

فتوے نے ملحد ہونے پر مجبور کر دیا

مکرم عصام ابوبکر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی اور دینی لحاظ سے معمولی علم رکھتا تھا۔ سیریا سے ہجرت کے بعد میں نے دینی امور کے بارہ میں نسبتاً گہرائی کے ساتھ جاننے کی کوشش کی۔ ایسے میں رجم کا مسئلہ زیر بحث آ گیا۔ میں نے نوٹ کیا کہ اس بارہ میں بہت سی روایات من گھڑت ہیں اور بہت سی باتوں کے بارہ میں ابہام موجود ہے۔ میں نے انٹرنیٹ کے ذریعہ بعض مولوی حضرات اور شریعت کالج کے طلباء سے رابطہ کر کے اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالات پیش کئے تو ایک آدھ کے سوا باقی سب کی تان بالآخر اسی نصیحت پر ٹوٹی کہ ان امور کے بارہ میں ایسے سوالات اٹھانا نہ صرف منع ہے بلکہ کفر ہے۔ مولویوں سے مایوس ہو کر مَیں خدا کی طرف لوٹا اور بہت دعائیں کیں کہ خدایا تُو ہی مجھے سیدھی راہ دکھا۔ لیکن نہ جانے میں کہاں پر غلطی کر رہا تھا کہ آٹھ ماہ تک استخارے اور دعائیں کرنے کے باوجود مجھے کوئی ہدایت کی راہ نظر نہ آئی۔ اس عرصہ میں انٹرنیٹ پر ہی میرا تعارف ایک مصری شخص سے ہوا جو ماضی میں متشدد سلفی تھا اور حافظ قرآن بھی تھا، لیکن بعد میں ملحد ہو گیا۔ میں نے اس سے بعض سوال کئے تو اس نے بہت متاثر کُن جواب دیئے۔ خدا تعالیٰ سے اپنی دعاؤں کا جواب نہ پانے کے باعث اس ملحد کی باتوں نے نہ صرف میرے دل میں شکوک پیدا کر دیئے بلکہ رفتہ رفتہ ان کو مضبوط بھی کر دیا۔ میں نے اپنے شکوک اور سوالات کو ایک مولوی کے سامنے پیش کیا تو اس نے نہ صرف مجھے کافر قرار دے دیا بلکہ میرے واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی صادر کر دیا۔ یہ صورتحال دیکھ کر میرے سامنے ملحد ہونے کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے ملحد دوست سے رابطہ کیا اور اپنے ملحد ہونے کا اعلان کر دیا۔ میرے ملحد دوست نے مجھے فیس بُک پر عرب ملحدین کے گروپ میں شامل کر لیا اور یوں مجھے الحاد کے بارہ میں اور بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔

جس بات نے مجھے کچھ عرصہ تک الحاد پر قائم رکھا یہ تھی کہ ملحدوں کے ہمارے گروپ کے مختلف مولویوں کے ساتھ مناظرات اور مباحثات ہوتے تھے۔ اس میں اکثر مولوی حضرات کو شکست ہوتی اور ہر بار مولویوں کی طرف سے گالی گلوچ کے ساتھ ہمارے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ صادر ہوتے تھے۔ میں اسی حال میں خوش تھا اور مولویوں کو بحث مباحثہ میں ہرا کر ان سے بدلہ لے رہا تھا۔

تم اپنے عمل کا آئینہ دیکھ رہے ہو!

مجھے ملحدین کے ساتھ رہتے ہوئے ایک سال اور چار ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ جس کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ملحدین کے گروپ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اکھاڑنے کے لئے گیا ہوں تا مسلمانوں کے لئے یہ بات ثابت کر سکیں کہ یہاں کچھ بھی دفن نہیں ہے۔ وہاں ہماری مسلمانوں سے اچھی خاصی لڑائی ہوتی ہے جس کے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اکھاڑنے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور جب ہم قبر کھودتے ہیں تو اس میں سے ایک تربوز اور کچھ پانی ملتا ہے۔ جسے دیکھ کر ہم تمسخر کرتے ہوئے مسلمانوں پر خوب ہنستے ہیں۔ ہم تمسخرانہ ہنسی ہنس رہے ہوتے ہیں کہ فضا میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص ظاہر ہوتا ہے جس کا چہرہ نہایت خوفناک ہے۔ ہم متعجب ہو کر پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ وہ شخص جواب دیتا ہے کہ میں نبی اللہ محمدؐ ہوں۔ لوگ ان کے ساتھ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سخت ناراض ہوتے ہیں اور ان کی طرف اپنا ہاتھ جھٹکتے ہیں تو ایک دھماکے کے ساتھ وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں بکھر جاتے ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اب میرے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ میں خوف کے مارے رونا شروع کر دیتا ہوں۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ: تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟ میں عرض کرتا ہوں کہ میں حیرتوں کے گرداب میں پھنسا رہا اور حقیقت کو نہ پا سکا۔ پھر میں نے استخارہ کیا لیکن آج تک اس کا کوئی جواب نہیں پایا۔ آپؐ نے تبسم فرما کر فرمایا: فکر نہ کرو۔ میں تمہیں سیدھے راستے کے بارہ میں بتاؤں گا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کی شکل اس طرح خوفناک کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میری شکل نہیں ہے بلکہ یہ تمہارا عمل ہے جو تجھے میری شکل ایسے دکھا رہا ہے۔

اس کے بعد میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ہدایت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبر کرو یہاں تک کہ میری طرف سے کوئی اشارہ تمہیں مل جائے۔

صبحِ نو

خواب کے بعد میری آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے سوا آٹھ بج رہے تھے اور میرے لئے روحانی اعتبار سے ایک نئی صبح طلوع ہو رہی تھی۔ بیداری پر میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور میں بہت خوفزدہ تھا لیکن میں نے اس خواب کے بارہ میں کسی کو کچھ نہ بتایا۔

دوپہر کے بعد میرے سسر صاحب تشریف لائے۔ یہ احمدی تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی میرے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کی تھی۔ لیکن آج جب وہ تشریف لائے اور سیریا کے حالات اور اسلام کی تفرقہ کی حالت کا ذکر ہوا تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی بات شروع کر دی۔ میں یہ سن کر چونک گیا اور مجھے فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آ گیا جو آپ نے خواب میں مجھے فرمایا تھا کہ وہ خود میری سیدھے راستے کی طرف ہدایت کا بندوبست فرمائیں گے۔ میرے چونکنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس سے قبل بھی میرے سسر صاحب ہمارے گھر میں آتے جاتے تھے لیکن باوجود احمدی ہونے کے انہوں نے کبھی میرے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کی تھی۔ آج ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے کا وعدہ کرنا اور آج ہی احمدیت کے بارہ میں بات ہونا کوئی اتفاق نہ تھا۔ بہر حال میں نے بڑے ذوق وشوق سے اپنے سسر صاحب کی بات سنی۔ انہوں نے مجھے عربک ویب سائٹ کے بارہ میں بتایا۔ ان کے جانے کے بعد میں اس ویب سائٹ کو کھول کر بیٹھ گیا اور مختلف موضوعات اور مفاہیم کا مطالعہ کرنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ مجھے میرے سوالوں کے جواب ملنے لگے ہیں۔ مجھے ذہنی وقلبی اطمینان حاصل ہو گیا۔

چند ایام کے بعد میرے سسر صاحب مجھے بعض احمدی احباب کے پاس لے گئے۔ مَیں نے تین گھنٹے تک ان سے سوال وجواب کئے، مجھے ان کی باتیں اور جوابات بہت پسند آئے اور میرا دل مطمئن ہو گیا تو میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ یہ الحاد سے واپسی کے بعد میری پہلی نماز تھی۔

استخارہ اور رؤیا اور وجہ منور کی زیارت

مَیں گھر لوٹا تو باقاعدہ نماز ادا کرنی شروع کر دی اور ایک بار پھر استخارہ کرنا شروع کر دیا۔

دو روز کے بعد میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے وہی لباس پہنا ہوا تھا جو پہلے رؤیا میں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس بار آپ کے وجہ مبارک سے نور کی اس قدر شعاعیں نکل رہی تھیں کہ شدت انوار کے باعث آپ کے چہرہ مبارک کے خدوخال کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

آپ نے خواب میں دو جملے بولے جو مجھے بھول گئے۔ ان میں سے ایک جملہ میں صحیح بخاری کے جبکہ دوسرے میں احمدیت کے الفاظ تھے۔ خواب میں ان دونوں جملوں کو سننے کے بعد میں نہایت خوش تھا۔

جب جاگا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے استخارہ کے جواب میں یہ لطف وکرم فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے سسر صاحب کو فون کر کے بتایا کہ میں بیعت کے لئے تیار ہوں۔ اور یوں بفضلہٖ تعالیٰ میں نے بیعت کر لی۔

اہلیہ کی بیعت

خاکسار (طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ مکرم عصام صاحب کی بیوی گو کہ ایک مخلص احمدی کی بیٹی ہیں لیکن انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ عصام صاحب نے انہیں تبلیغ کی لیکن وہ متردد ہی رہی۔ اسی عرصہ میں عصام صاحب کی تبلیغ سے ان کے ایک دوست نے بیعت کر لی اور وہ بھی اپنی اہلیہ کو تبلیغ کرنے لگ گیا۔ یہ دونوں دوست اپنی بیویوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر حاضر تھے۔ جلسہ کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ ہم دونوں کی بیویوں کے پاس کچھ سوال ہیں۔ چنانچہ دوران جلسہ ہم دو دفعہ اکٹھے بیٹھے جہاں ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے اور امام الزمان علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔

جلسہ کے اگلے روز مکرم عصام صاحب نے پیغام بھیج کر کے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ ہم ان کے گھر گئے تو ایک دو معمولی سوالوں کے بعد ان کی بیوی نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔ انکی ایک بچی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین۔

بچوں کی تربیت کا ایک نمونہ

استنبول کے ایک نواحی علاقے میں بعض عرب احمدی قریب قریب رہتے ہیں۔ ان سے ملاقات کے لئے گئے تو ان میں سے ایک دوست کا تین چار سالہ بچہ بھاگ کر اندر سے ایک چھوٹا سا کاغذ اٹھا لایا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہنے لگا کہ کیا آپ میرا یہ خط حضور انور کو دے دیں گے؟

اس کاغذ کی پہلی دو سطور پر اس نے کچھ لکھنے کی کوشش کی تھی اور خاکسار کے لئے اس کا پڑھنا ممکن نہ تھا۔ خاکسار نے پوچھا کہ یہ کیا لکھا ہے؟ وہ بولا کہ میں نے لکھا کہ حضور! مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔

پھر اس نے اپنے خالو کے کان میں کچھ کہا۔ خاکسار کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ اب مجھے کہہ رہا ہے کہ مجھے آپ کوئی پرفیوم دے دیں کیونکہ میں نے حضور انور کو کوئی تحفہ بھجوانا ہے۔

ایسی محبت بھری اداؤں کو دیکھ کر کس کا دل نہ بھر آئے۔ یقیناً یہ والدین کی تربیت کا اثر ہے اور گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کا نتیجہ ہے کہ بچوں کے دلوں میں شروع سے ہی خلافت کی محبت راسخ ہوتی جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اور ہماری اولادوں کو بھی اس نعمت کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے فیضیاب ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/ اکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

جماعت احمدیہ ساری انسانیت کیلئے ایک نمونہ ہے

حضور کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، حضور سے ملکر ایک روحانی طاقت عطا ہوتی ہے

● یقیناً وہ اس عظیم روحانی کام کے لئے خدا کی طرف سے خصوصی طور پر تیار کئے گئے ہیں، اُن کی گفتگو سحر انگیز اور غیر معمولی حکمت سے پُر ہوتی ہے، لبوں پر ایک مسحور کُن مسکراہٹ ہوتی ہے جس سے ہر ایک ملنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے، میرا دل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام احمدیت ہے۔ (ہیٹی کے صدرِ مملکت کے نمائندہ Joseph Pierre Richard Duplan صاحب)

● مجھے اس جلسہ میں آکر ہی پتا چلا کہ اسلام کے بارے میں جو باتیں میڈیا پر اور عام طور پر کہی جاتی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں اور حقیقی معنوں میں لیڈر ہیں۔ وہ ایک True Statesman and Charismatic Leader ہیں جو کہ ایک بڑی تنظیم کی رہنمائی کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ دنیا کے تمام امور کے بارے میں وسیع علم رکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے میٹنگ کے دوران ہونے والے تمام سوالات کا شافی جواب دیا۔ (کانگریس مین مکرم سالوادور بلارو جونیئر صاحب، Asst. Majority Floor Leader)

● امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے سارے سوالات کے جواب انتہائی شائستگی سے دیئے۔ (اخبار منیلا بلیٹن کی سینئر رپورٹر Elena Aben صاحبہ)

● میں عیسائی مذہب کی Faith Reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں، لیکن جو جذبات، خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو مَیں ساری عمر یاد رکھوں گا۔ (کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Hajdukovic Domangoi صاحب)

● امام جماعت احمدیہ کو مل کر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ نہایت روحانی شخصیت کے حامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کے پاس دوسروں کے جذبات اور احساسات کو جاننے کا ملکہ ہے۔ وہ اتنی بڑی جماعت کے سربراہ ہونے کے باوجود نہایت عاجز شخص ہیں۔ (بدھسٹ سکالر اور ٹیچر Naresh Shakya صاحب)

● مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ اسلام احمدیت کے باوجود بھی مسلمان کس طرح انتہا پسند بن سکتے ہیں؟ جماعت احمدیہ کا یہ امن کا پیغام نیپال کے ہر کونہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے، جماعت احمدیہ ساری انسانیت کیلئے ایک نمونہ ہے۔ (فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر گوونده اُپادھیائے صاحب)

● جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا، خدمت کرنے والوں میں کون سی روحانی طاقت تھی جو ہر وقت ان کو اس مشقت کو بخوشی برداشت کرنے اور لطف اٹھانے اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہنے پر تیار کرتی تھی۔ یقیناً یہ وہ روحانی طاقت تھی، جو اَب اس دنیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی، حضور انور کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضور انور سے ملاقات کر کے ایک پیار، محبت اور روحانی طاقت عطا ہوتی ہے۔ میرے لئے حضور سے ملاقات ایک ناقابلِ یقین تجربہ ہے۔ حضور انور کے خطابات عصرِ حاضر کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔ (پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب)

● میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت والفت میں بے مثال ہے، جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جا کر اپنے حلقۂ احباب اور طلبا کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ پر عمل پیرا ہے۔

(کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Sergio Moya صاحب)

میں نے کبھی مسلمانوں کے کسی لیڈر کو اس مقام پر ہوتے ہوئے جہاں امام جماعت احمدیہ ہیں، اسلام کی تعلیمات کو اس قدر واضح اور دوٹوک انداز میں بیان کرتے نہیں دیکھا۔ امام جماعت احمدیہ کا مزاج نہایت خوشگوار اور مخاطب کیلئے خوشکن بھی ہے، جو عام طور پر مذہبی لیڈروں کے بارے میں ذہن میں نہیں آتا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھے آدمی کو آسان، صاف اور دھیمے انداز میں بات سمجھا دیتے ہیں۔

(Smagin Nikita صاحب، مدیر Iran Today ماسکو رشیا)

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے حضور انور سے ملاقات کے بعد ایمان افروز تاثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31 جولائی 2017ء (بروز سوموار)

آج پروگرام کے مطابق کبابیر (فلسطین)، گیمبیا، ہیٹی، فلپائن، کروشیا، سائپرس، انڈونیشیا، نیپال، امریکہ، ہنگری اور ساؤتھ کوریا سے آنے والے مہمانوں اور وفود کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح گیارہ بج کر دس منٹ پر شروع ہوا۔

کبابیر کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

کبابیر (فلسطین) سے امسال 57 احباب (مرد و خواتین) پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد کی ملاقات کا انتظام محمود ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا: میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ ہم سب جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے۔ موصوفہ نے عرض کیا: ہمارے خاندان میں صرف ایک احمدی ہے، باقی دوسرے افراد ڈرتے ہیں۔ ان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔‘‘

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے ہمیں ایک نئی روشنی دی ہے۔ تمام خطابات بہت عمدہ تھے۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے اور ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ایک ممبر نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ پر بارش بھی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہوگی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بارش تو باعثِ برکت اور رحمت ہوتی ہے۔ بارش کے باوجود بھی جلسہ کے تمام انتظامات مکمل ہوئے اور بارش کہیں بھی روک نہیں بنی۔

☆ایک ممبر نے عرب ممالک کے موجودہ حالات اور ان کی آپس میں لڑائی اور تباہی کا ذکر کیا کہ یہ لڑائی کس طرح ختم ہوگی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ جو اسلحہ ان لڑائیوں میں استعمال ہو رہا ہے وہ اسلحہ دجّالی طاقتیں فروخت کرتی ہیں۔ ان کو صرف پیسے سے غرض ہے۔ اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ یہ کہاں استعمال ہوتا ہے۔ ان کو تو صرف رقم کے حصول سے غرض ہے۔ اس بارہ میں مسلمانوں کو سمجھائیں کہ عقل سے کام لیں۔ خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دجال سے بچنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ پس اِس زمانہ کے امام مسیح موعود علیہ السلام کو مانیں گے تو دجّال کے فتنوں سے بچیں گے۔ زمانہ کے امام کو نہ ماننے کی وجہ سے ہی دجال کی گود میں گر رہے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ (کبابیر) کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: کبابیر کے جلسہ کے پروگراموں اور کاموں میں نوجوان involve نہیں ہیں۔ بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ نوجوانوں کو جلسہ کے کاموں میں شامل کریں۔ جلسہ کی ڈیوٹیوں میں ان کو شامل کریں۔ امیر صاحب کبابیر سے بات کریں کہ کس طرح ہم نوجوان طبقہ کو جلسہ کے کاموں میں شامل کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنے نوجوانوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ نمازیں مسجد میں آکر ادا کریں اور باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھیں اور میرے خطبات اور خطابات سنیں۔

کبابیر کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

گیمبیا کے وزیر زراعت سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق گیمبیا سے آنے والے وہاں کے وزیرِ زراعت آنریبل عمرا ے جالو صاحب (Omar A Jallow) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر موصوف سے دریافت فرمایا کہ کیا گیمبیا زراعت کے شعبہ میں خود کفیل ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم ابھی خود کفیل نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گیمبیا اپنی آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے اور زراعت کے میدان میں خود کفیل ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گیمبیا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ پلان بنائیں۔ پاکستان سے زراعت کے ماہرین کو بھجوایا جاسکتا ہے۔ زراعت کے میدان میں بھی ٹیکنالوجی استعمال کر کے فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم گیمبیا میں آپ کو ماڈل ولیج بنا کر دکھائیں گے بلکہ گیمبیا کے کسی ریموٹ ایریا میں یہ ولیج بن بھی رہا ہے جس میں شمسی توانائی سے بجلی کی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔ ہر گھر میں پانی کی ترسیل کیلئے پائپ کا نیٹ ورک ہوگا۔ اوور ہیڈ واٹر ٹینک، زرعی جگہ، فنون و ٹیکنیکل ٹریننگ کیلئے کمیونٹی سنٹر قائم ہوگا۔ پکی سڑکیں اور سڑکوں پر روشنی کا انتظام وغیرہ کیا جائے گا۔ اگر مسجد نہیں ہے تو مسجد کا قیام بھی اس ماڈل ولیج میں ہوگا۔

وزیر موصوف نے عرض کیا کہ: میں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جماعت احمدیہ مختلف شعبہ جات میں گیمبیا کے عوام کی خدمت کر رہی ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات اور ڈسپلن بہت اعلیٰ تھا۔ تیس ہزار سے زائد لوگ بڑے سکون کے ساتھ ایک جگہ پر موجود تھے۔ کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ میں اس بات سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ گیمبیا میں بھی ایسے ہی ہونا چاہئے۔ ہمیں بھی یہی اقدام گیمبیا میں اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں انشاء اللہ گیمبیا آؤں گا۔

موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا افتتاحی خطاب نہایت پُراثر اور پُرمعارف تھا۔ امام جماعت احمدیہ انسانیت کے حقیقی champion ہیں۔ موصوف جلسہ کے انتظامات سے بھی بہت متأثر ہوئے اور کہنے لگے: اس دَور میں ہر وقت مسکراتے ہوئے چہرے سے ایک دوسرے کو ملنا ممکن نہیں۔ جس طرح مہمانوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہ بہت زبردست ہے۔ کھانے پینے کا انتظام نہایت اعلیٰ اور رہائش و ٹرانسپورٹ کا انتظام بہت عمدہ رہا۔ اس جلسہ میں شرکت کے بعد میری خواہش ہے کہ آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہوں اور بار بار شامل ہوں۔ میری خواہش ہے کہ امام جماعت احمدیہ گیمبیا تشریف لائیں اور اپنے مبارک قدموں سے گیمبیا کو بھی شرف بخشیں۔ میں واپس جا کر گیمبیا کے پریذیڈینٹ کو رپورٹ پیش کروں گا اور انشاء اللہ العزیز ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو مدعو کریں گے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو بطور سٹیٹ گیسٹ مدعو کیا جائے گا اور پورے سٹیٹ پروٹوکول کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز گیمبیا کا دورہ کریں گے۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور انور سے ملنے کے بعد ایک دلی سکون ملتا ہے۔ حضور کا نورانیت بھرا چہرہ دل و دماغ پر عجیب اثر کر رہا ہوتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ ساری دنیا کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی کتنے عاجز انسان ہیں۔ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ اتنا پیارا اور عاجز انسان ساری دنیا کا آقا و مطاع ہے۔

وزیر موصوف کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات 12 بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ہیٹی کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ بعد ازاں بارہ بج کر پندرہ منٹ پر ملک ہیٹی سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ ہیٹی سے آنے والے مہمانوں میں Mr Joseph Pierre Richard Duplan صدرِ مملکت ہیٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے۔ اور دوسرے مہمان Mr Evens Souffrant تھے جو کہ وزارتِ مذہبی امور ہیٹی کے ہیڈ ہیں۔

☆ دونوں مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات نا قابلِ یقین تھے۔ تمام کارکنان میں ہمیں عاجزی اور انکساری ہی نظر آئی۔ بہت اعلیٰ ڈسپلن تھا۔ ایک بھائی چارہ تھا۔ ایک جگہ پر اتنے زیادہ لوگ اکٹھے تھے لیکن ان کے درمیان کسی بھی موقع پر نہ کسی قسم کی تکرار دیکھی اور نہ یہ دیکھا کہ لوگ کھانے پینے کیلئے دھکم دھکا کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ دیکھا کہ ان میں ہر ایک دوسرے کو اپنے پر ترجیح دے رہا تھا۔ ہمارے اس سفر نے احمدیت کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے رکھ دی ہے۔ مَیں جماعت احمدیہ کو بہت سراہتا ہوں اور برملا کہتا ہوں کہ یہی وہ جماعت ہے جو دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر کام کرسکتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے جلسہ پر آنے کا بہت شکریہ۔ اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں دعوت دی اور ہمارا بہت اچھا انتظام کیا اور عزت افزائی کی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہیٹی میں ابھی جماعت رجسٹرڈ نہیں ہے۔ ابھی آپ لوگ اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے جلسہ پر دیکھ لیا ہے کہ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے، ایک دوسرے سے مسکرا کر مل رہے تھے۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم تھی۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ ایک وحدت کا نمونہ آپ نے دیکھا ہے۔ یہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم ہے۔ محبت و پیار ہے، بھائی چارہ ہے اور ہم آہنگی ہے۔ امن و سلامتی ہے۔

☆ ہیٹی کے صدرِ مملکت کے نمائندہ Joseph Pierre Richard Duplan صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے میرے دل میں کئی تحفظات تھے کہ پتا نہیں کس قسم کے مسلمان ہیں اور وہاں جا کر میرا کیا بنے گا؟ لیکن جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے ہر قسم کے شکوک و شبہات دور ہوگئے ہیں۔ ہر ایک سادگی اور بُردباری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ہر طرف بھائی چارہ کی فضا تھی۔ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو پتا چلا کہ امام جماعت احمدیہ کے پاس صرف روحانیت کا نور ہی نہیں بلکہ بلاشبہ دنیا کا بھی بہت علم ہے۔ ملاقات کے دوران مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میرے اور اُن کے درمیان ایک خاص connection ہے۔ یقیناً وہ اس عظیم روحانی کام کے لئے خدا کی طرف سے خصوصی طور پر تیار کئے گئے ہیں۔ اُن کی گفتگو سحر انگیز اور غیر معمولی حکمت سے پُر ہوتی ہے۔ لبوں پر ایک مسحور کُن مسکراہٹ ہوتی ہے جس سے ہر ایک ملنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ میں کوئی مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کے بعد میرا دل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام احمدیت ہے۔

☆ ہیٹی کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات بارہ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک فلپائن سے آنے والے وفد نے بارہ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔

فلپائن کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ فلپائن سے پانچ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہوا جن میں ایک کانگریس مین Salvador Belaro Jr صاحب اور ان کی اہلیہ اور ایک رپورٹر Elena Aben صاحبہ جو کہ منیلا بلیٹن کی سینئر correspondent ہیں، شامل تھیں۔

☆ جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے تیرہ سال مکہ میں ظلم سہے لیکن کسی ظلم اور حملے کا کوئی جواب نہ دیا۔ 13 سال ظلم سہنے کے بعد پھر مدینہ ہجرت کی۔ کفارِ مکہ نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ میں جا کر مسلمانوں پر حملہ کیا تا کہ مذہبِ اسلام اور اس کے ماننے والوں کو ختم کیا جائے۔ تب خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ اب تم ان حملوں کا جواب دو اور اپنا دفاع کرو۔ اگر ان کے حملوں کا جواب نہ دیا جاتا تو پھر راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی۔ چنانچہ اس لئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تا کہ تمام مذاہب کی عبادت گاہیں محفوظ رہیں۔ پھر اپنا دفاع کرتے ہوئے بھی آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت اور تاکید فرمائی کہ عورتوں اور بچوں کو نہیں مارنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا، کسی مذہبی آدمی کا قتل نہیں کرنا۔ درخت نہیں کاٹنے۔ امن قائم کرنا ہے اور انتقام نہیں لینا۔

فرمایا: آجکل تو کوئی ملک خواہ وہ چھوٹا ملک ہو یا بڑا ہوا اسلام کے خلاف حملہ آور نہیں ہے۔ جو جنگیں لڑی جارہی ہیں وہ سیاسی جنگیں ہیں۔ اس لئے اب جو بھی لڑائی ہے، وہ جہاد نہیں ہے۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں دو کاموں کیلئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کریں اور دوسرے لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آجکل اسلام پر جو حملہ ہے، وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ ہے۔ جوابی طور پر بھی یہی ہتھیار استعمال ہونا چاہئے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ قرآنِ کریم کے تراجم اور لٹریچر کی بکثرت اشاعت اور میڈیا کے استعمال سے اسلام پر ہونے والے حملوں کا جواب دے رہی ہے۔

☆ کانگرس مین 'سالوادور بلارو جونیئر' جو وہاں Assistant Majority Floor Leader کی حیثیت سے بھی کانگرس میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں نے جلسہ کے بارہ میں تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ میرے لئے ایک آنکھیں کھول دینے والا تجربہ تھا جس سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ میرے لئے سب سے زیادہ خوشکن چیز یہ تھی کہ جماعت کے افراد آپس میں انتہائی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کی حتی الوسع مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تجربہ نے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں بہت اضافہ کیا اور مجھے اسلام کی ایک ایسی خوبصورت تعلیم سے متعارف کروایا جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے اس جلسہ میں آ کر ہی پتا چلا کہ اسلام کے بارے میں جو باتیں میڈیا پر اور عام طور پر کہی جاتی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے: امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں اور حقیقی معنوں میں لیڈر ہیں۔ وہ ایک True Statesman and Charismatic Leader ہیں جو کہ ایک بڑی تنظیم کی رہنمائی کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ ایک ایسے رہنما ہیں جو اپنی جماعت سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور ان کا ہر ممکن خیال رکھتے ہیں۔ آپ دنیا کے تمام امور کے بارے میں وسیع علم رکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے میٹنگ کے دوران

ہونے والے تمام سوالات کا شافی جواب دیا۔ جہاد کے بارے میں رپورٹر کی طرف سے کئے جانے والے سوال کے جواب میں آپ نے کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا اور نہ ہی آپ کے جواب میں کوئی غیر ضروری بات تھی۔ مَیں نے انٹرنیشنل ریلیشنز کے بارے میں جو سوال پوچھا تھا کہ فلپائن میں انتہا پسندی اور دہشتگردی کی روک تھام میں انٹرنیشنل کمیونٹی کا کیا رول ہے یا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب بھی انتہائی tactful تھا۔ آپ نے اپنے جواب میں کسی ملک یا مسلمان لیڈر کی بے عزتی نہیں کی مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے واضح طور پر یہ بھی فرمایا کہ انٹرنیشنل کمیونٹی کو جو مدد کرنی چاہئے وہ نہیں کی جارہی۔

☆ اخبار ’منیلا بلیٹن‘ کی سینئر رپورٹر ’الینا ابین‘ صاحبہ نے بیان کیا کہ: مجھے جلسہ میں شامل ہوکر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ خاص طور پر میں جلسہ میں مہمان نوازی اور ڈسپلن سے بے حد متاثر ہوئی۔ جماعت کے افراد کا خلوص، محبت، مہمان نوازی اور ڈسپلن بے حد متاثر کرنے والا ہے۔ امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُر کشش شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ جب بولتے ہیں تو دل کرتا ہے سنتے جائیں۔ ان کی شخصیت ایسی ہے کہ ہر ایک ان کی عزت اور ادب کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے سارے سوالات کے جواب انتہائی شائستگی سے دیئے۔ مجھے اُن کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ آپ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کی بجائے بالکل سیدھی اور کھری بات کرتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کی شخصیت میں انتہا کا عجز ہے مگر ایسی عاجزی جو اگلے کو مؤدب بننے پر مجبور کرتی ہے۔ ملاقات سے قبل وقت کی کمی کے باعث ہماری خواہش تھی کہ جلد سے جلد ملاقات ہوتا کہ ہم بعد میں لندن گھوم سکیں۔ مگر دورانِ میٹنگ دل چاہتا تھا کہ ملاقات جس قدر لمبی ہوسکے اتنا ہی بہتر ہے۔

فلپائن کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 12 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے جہاں ملک کروشیا اور میسیڈونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

کروشیا اور میسیڈونیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ کروشیا سے امسال 21 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں دو ممبرانِ پارلیمنٹ، وکلاء، پروفیسرز، اساتذہ، ڈائریکٹر عربک لینگویج سنٹر زغرب، یونیورسٹیز کے طلباء، سول انجینئرز اور بزنس کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ جبکہ ملک میسیڈونیا سے دو صحافی حضرات پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

☆ وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے اور ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ ہماری ہر ضرورت پوری کی گئی۔ ہم سب جلسہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ یورپ کے اکٹھا ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں نے اپنے یورپین پارلیمنٹ کے ایڈریس میں کہا تھا کہ یورپ اکٹھا رہے تو اس کا فائدہ ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔ آپ کسی کو مجبور نہیں کرسکتے۔

☆ کروشیا سے آنے والے وفد کے ایک مہمان Mr. Mulabegovic Sead پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہیں اور جلسہ کی کارروائی سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران انتہائی جذباتی انداز میں کہنے لگے: مَیں نہ تو انگریزی صحیح بول سکتا ہوں اور نہ ہی اردو آتی ہے۔ مگر یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال میں نے بطور ایک مسلمان جلسہ میں شرکت کی تھی۔ جبکہ امسال میں احمدی مسلمان بن کر اپنے ملک واپس جارہا ہوں۔

☆ کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Hajdukovic Domangoj نے عالمی بیعت کے حوالہ سے بتایا کہ: عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ مَیں عیسائی مذہب کی Faith Reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات، خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو مَیں ساری عمر یاد رکھوں گا۔

☆ کروشیا سے ایک خاتون Milicic Dolores صاحبہ جو کہ ایک وکیل ہیں اور ان کی انسانی حقوق کی اپنی ایک N.G.O. بھی ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے خطابات اور اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے لئے کئے جانے والے کاموں کو جان کر میرے علم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور امید کرتی ہوں کہ اب میں اس کام کو مزید بہتر رنگ میں سرانجام دے سکوں گی۔

☆ کروشین وفد میں ایک خاتون Katrina Celjak صاحبہ (کترینہ سالک) بھی شامل تھیں۔ موصوفہ پہلے چرچ میں Nun تھیں اور اب حق کی تلاش میں ہیں، وہ کہتی ہیں: جلسہ کے ماحول نے اور یہاں پر لگائی گئی نمائشوں اور جماعت کے بارہ میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلا بخشی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلدی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا۔ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے میرے ذہن پر گہرے اثر چھوڑے ہیں اور اب میں نے تمام امور کا بہت گہرائی سے جائزہ لینا شروع کردیا ہے۔

☆ کروشیا کے وفد میں انٹرنیشنل بزنس مینجمنٹ کے ایک طالبعلم Marin Krstulovic صاحب بھی شامل تھے۔ جلسہ کے انتظامات، محبت اور خلوص سے بہت متاثر ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ: جلسہ کے دوران چھوٹے بچے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ پانی پلانے کی ڈیوٹی دے رہے تھے یا خراب موسم میں پارکنگ اور ٹریفک کو کنٹرول کیا جارہا تھا اور صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے جو کاوشیں کی جارہی تھیں ان سب امور نے ان پر بہت گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ پہلی بار احمدیہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں، لیکن اس کی یاد ساری عمر ان کے ساتھ رہے گی۔

☆ کروشین وفد میں ایک اکنامکس کی طالبہ بھی شامل تھیں، وہ کہتی ہیں: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شریک ہوئی ہوں۔ جس طرح جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلا رہی ہے اور تحمل و برداشت اور محبت کا درس دے رہی ہے۔ دیگر مسلمانوں کو اس طرف کھلے دل و دماغ سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ احمدیت کا پیغام حق ہے اور یہ متاثرکُن پیغام ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ جلد ہی دیگر مسلمان اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور احمدیت کی طرف سے حقیقی پیغام کو قبول کریں گے۔

☆ میسیڈونیا کے ایک صحافی ’ٹونی آئیوسکی‘ صاحب دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بارش کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ بہت سے مسائل پیدا ہوں گے کیونکہ گزشتہ سال موسم اچھا تھا لیکن جلسہ کی انتظامیہ نے بہت اچھے طریق سے اس مسئلہ کو حل کیا۔ اسی طرح ہوٹل میں قیام اور ٹرانسپورٹ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ایک صحافی کے طور پر مجھے ہر جگہ جانے اور ریکارڈنگ کرنے کی اجازت تھی۔ جلسہ کی انٹرنیشنل میڈیا ٹیم نے ہماری بہت مدد کی اور بعض ایسی ریکارڈنگز ہمیں دیں جو ہم خود ریکارڈ نہ کرسکے۔ مجھے جلسہ میں شامل ہوکر پتا چلا کہ احمدی مسلمان دہشتگردی کے بارہ میں بہت فکرمند ہیں اور وہ ایسے حملوں کی ہرگز پشت پناہی نہیں کرتے۔

☆ کروشیا اور میسیڈونیا کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 1 بجکر 10 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ملک سائپرس سے آنے والے وفد نے ملاقات کا شرف پایا۔

سائپرس کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ سائپرس سے وہاں کے صدر جماعت Rami Shaher Jebrin Aljabari صاحب اپنی اہلیہ اور پوتی کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر صاحب کی اہلیہ اور پوتی سے دریافت کیا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ یہ دونوں پہلی دفعہ یُوکے آئی تھیں اور جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہوکر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ ہماری زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ ہم نے پہلی مرتبہ اس طرح بڑی تعداد میں احمدیہ کمیونٹی کو دیکھا ہے۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ ہر طرف سکون تھا۔ ہر کوئی خدمت پر مامور تھا۔ ہمارا بڑا اچھا خیال رکھا گیا۔

صدر صاحب سائپرس نے بتایا کہ وہ اگرچہ پہلے یُوکے آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے شرفِ ملاقات پاچکے ہیں اور یہاں جماعتی مہمان کے طور پر قیام کرچکے ہیں۔ لیکن جلسہ سالانہ میں شرکت کا یہ ان کا پہلا موقع تھا اور پہلا تجربہ تھا۔ ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ واپس جاکر ہم اپنے حلقہ احباب میں لوگوں کو جلسہ کے بارہ میں بتائیں گے۔

☆ سائپرس کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات 1 بجکر 20 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انڈونیشیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد انڈونیشیا سے آنے والے دو پروفیسر حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ ان میں ایک پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم یونس صاحب تھے جو علاؤالدین اسلامک سٹیٹ یونیورسٹی Makasar میں اسلامک ہسٹری کے پروفیسر ہیں اور دوسرے دوست ڈاکٹر عبدالمطلب Juri صاحب

کلامُ الامام

’’تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمھارے ساتھ ہوگا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

جو Antasari اسلامک اسٹیٹ یونیورسٹی Banjarmasin میں پروفیسر ہیں۔ان دونوں مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہاں جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ان دونوں مہمانوں سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ کے انتظامات اچھے تھے۔ یہاں سب والنٹیئرز کے طور پر کام کر رہے تھے اور پڑھے لکھے لوگ تھے۔اس بات نے ہمیں حیران کیا۔ ایسا کسی اور جگہ پر ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔آپ بڑے پُرامن لوگ ہیں اور اتنا بڑا مجمع تھا اور کوئی لڑائی جھگڑا یا فساد نہیں تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر ایک کو امن و سلامتی دیتے ہیں۔ہم لوگوں کو زندگی دیتے ہیں، لیتے نہیں ہیں۔

پروفیسر صاحبان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نیپال کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں نیپال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ نیپال سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوا۔ان میں سے تین مہمان حضرات تھے۔جن میں ایک Dr.Milan Maharjan صاحبہ تھیں جو Head of Ear Care Nepal ہیں۔ان کا تعلق بدھسٹ کمیونٹی سے ہے۔ دوسرے Mr Naresh Shakya صاحب تھے، جو ایک بدھسٹ سکالر اور ٹیچر ہیں۔ تیسرے مہمان Dr Govinda Upadhyaya صاحب تھے جو ہندو ہیں اور Tribhuvan یونیورسٹی کٹھمنڈو میں فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ہیں۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ ہمارا اسلام سے یہ پہلا تعارف ہوا ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام کی صحیح تصویر ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔

مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا تھا۔ہم جلسہ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ایسا نظارہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ تیس ہزار لوگ ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور پھر سارا انتظام ایک عارضی انتظام کے تحت ہو اور انتظامات میں کوئی سقم نہ ہو۔ سب کام عمدہ رنگ میں انجام پائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آپ نے جو جلسہ سالانہ اور سارے انتظامات دیکھے ہیں، یہی اسلام کی حقیقی اور سچی تصویر ہے۔

وفد کے ممبران کا قیام جامعہ احمدیہ میں تھا۔ ممبران نے وہاں ڈیوٹی دینے والے جامعہ کے طلباء کی تعریف کی کہ بہت اچھی طرح ان طلباء نے ہمارا خیال رکھا اور ہماری خدمت کی ہے۔

☆پروفیسر Dr Govinda صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا اختتامی خطاب سُن کر مجھے میرے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطاب سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔یہاں آ کر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆این جی او Ear Care کی ہیڈ ڈاکٹر میلان مہارجن صاحبہ نے جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں جلسہ کا انتظام دیکھ کر بہت حیران ہوئی خاص کر یہ معلوم کر کے کہ تمام انتظام کرنے والے رضا کاران ہی ہیں۔نوجوان رضا کاروں کا جوش اور ولولہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے۔عالمی بیعت کا منظر بھی ناقابل بیان تھا۔امام جماعت احمدیہ سے ملاقات سے قبل میرا خیال تھا کہ وہ دیگر مذہبی رہنماؤں کی طرح بہت ہی سنجیدہ اور سخت مزاج کے حامل ہوں گے لیکن وہ تو بہت ہی عاجز اور نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو کرنے والے انسان ہیں۔

☆بدھسٹ سکالر اور ٹیچر Naresh Shakya صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس جلسہ کی برکات تو جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہونے لگ گئی تھیں۔ ہر چیز خود بخود ہو رہی تھی۔ وہ نوجوانوں کا خدمت کا جذبہ اور ولولہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے یہ چیز بدھ مت اور احمدی مسلمانوں کے درمیان فرق کرتی ہے کہ بدھ مت کے اندر اس جذبہ کے ساتھ کام کرنے والے لوگ نہیں ملتے۔امام جماعت احمدیہ کو مل کر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ نہایت روحانی شخصیت کے حامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کے پاس دوسروں کے جذبات اور احساسات کو جاننے کا ملکہ ہے۔ وہ اتنی بڑی جماعت کے سربراہ ہونے کے باوجود نہایت عاجز شخص ہیں۔

☆فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر گووندہ اُپادیائے صاحب جو کہ کٹھمنڈو کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور ہندومت سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ اسلام احمدیت کے باوجود بھی مسلمان کس طرح انتہا پسند بن سکتے ہیں؟ جماعت احمدیہ کا یہ امن کا پیغام نیپال کے ہر کونہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ ساری انسانیت کیلئے ایک نمونہ ہے۔

نیپال کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات 1 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

امریکہ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

س کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے جہاں امریکہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔امریکہ سے امسال قریباً پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر ممبران نے کہا کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جلسہ ہم میں روحانی تبدیلی کا موجب بنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات نے ہمارے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆وفد کے ممبران میں ایک نو احمدی بھی شامل تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مطالعہ کو وسیع کرنے کیلئے جماعت کا مزید لٹریچر پڑھیں اور لٹریچر اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ وفد میں شامل ایک امریکن احمدی خاتون جمیلہ Rolstad صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ کی ساری کارروائی سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہر چیز بڑے اچھے انداز سے چل رہی تھی۔ مجھے محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ میں 38 ہزار لوگوں کے مجمع میں ہوں۔اتنی بڑی تعداد کے باوجود ہر قسم کی سہولت موجود تھی۔جلسہ کے اندر بھائی چارہ کا احساس بھی ناقابل بیان ہے۔ میری بہت سی نئی بہنوں کے ساتھ ملاقات ہوئی اور کئی بہنوں کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم ہو گیا۔میں نے یہ تو سُن رکھا تھا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مجھے احمدیت کی عالمگیریت کا اصل احساس ہوا۔مختلف ممالک کے خوبصورت جھنڈوں کو لہراتا دیکھ کر ایک عجیب احساس ہوا اور ان جھنڈوں سے بڑھ کر مختلف ممالک کے لوگوں سے مل کر بہت اچھا محسوس ہوا۔اس جلسہ کی یادیں ساری زندگی میرے ساتھ رہیں گی۔ مجھے امید ہے کہ یہ میرا آخری جلسہ نہیں ہوگا لیکن پہلے جلسہ کی یادیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔

☆ایک ویت نامی امریکن دوست احسان Nguyen صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے آغاز سے لے کر اختتام تک بہت ہی زبردست تجربہ تھا۔کئی نئے لوگوں کے ساتھ تعلقات بنے۔میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں اتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے حضور انور کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا موقع ملے گا۔ مجھے اپنے اس سفر سے کوئی بھی شکایت نہیں ہے۔ صرف دل میں ایک خلش ہے کہ میں ابھی کچھ دیر مزید یہاں رکنا چاہتا تھا اور حضور سے بار بار ملنا چاہتا تھا۔

☆امریکہ کے وفد میں شامل ایک خاتون راحیلہ فاروق صاحبہ جن کا اصل تعلق ملک Honduras سے ہے انہوں نے کہا: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں لیکن آئندہ سے ہمیشہ اس جلسہ میں شامل ہونے کیلئے مالی قربانی کیا کروں گی۔ہم سب مختلف ملکوں سے آنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے محبت اور ایمان کے رشتہ کی وجہ سے متحد ہو گئے ہیں۔

☆ایک غیر احمدی سُنّی امریکن مسلمان رابرٹ سلام (Robert Salaam) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اتنے شاندار تجربہ پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس قسم کا بھائی چارہ اور مومنین کا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ عشق کا اظہار پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ یہاں میں نے جو خوشی محسوس کی اُس کا اظہار ناقابلِ بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو جزائے خیر دے۔ میں اگلے سال بھی انشاء اللہ جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔

☆امریکن وفد میں شامل ایک دوست محمد ساجد اللہ ابن خلیل عبدالرشید صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے اس جلسہ سے جو پیار اور محبت حاصل کی ہے وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی اور میں اس پیار اور محبت کو دوسروں کے ساتھ بھی بانٹوں گا۔ جلسہ کا انتظام بہت عظیم الشان کام ہے۔ اس جلسہ کا منصوبہ بنانا اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانا اتنا مشکل کام ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

☆ایک افریقن امریکن احمدی خاتون Asima Wise جو کہ جماعت سے کچھ دور ہو چکی تھیں انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اس حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیرانگی ہوئی۔خلیفہ وقت نے ہماری بہت سے امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی اور میں ان ہدایات پر روزمرہ کی زندگی میں عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ یہ جلسہ میری زندگی کا سب سے بہترین روحانی سفر تھا۔ گوکہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا لیکن آخری نہیں ہوگا۔ مَیں واپس جا کر نمازیں اور دعائیں جاری رکھوں گی۔ جامعہ احمدیہ، مسجد فضل اور باقی جگہوں پر ہماری بہنوں نے ہمارا

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍اپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19؍جون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

بہت اچھا خیال رکھا۔ میں آپ لوگوں کی بہت شکرگزار ہوں۔

☆ایک عرب احمدی نومبائع دوست طارق Dajani صاحب اپنی اہلیہ (جو کہ سُنّی ہیں) اور تین بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جتنی بھی کوشش کرلوں، جلسہ کے بارے میں اپنے اِس تجربہ کو الفاظ میں ڈھال نہیں سکتا۔ یہ جلسہ خالصتاً ایک روحانی تجربہ ہے جو کہ مادی دنیا سے ماوراء ہے، اس لئے اس کا بیان ممکن ہی نہیں۔ مجھے اپنی ساری زندگی میں اس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ہوا۔

☆امریکن وفد میں دو مہمان محمد دین صاحب اور حلیمہ دین صاحبہ بھی شامل تھے۔ ان کا اصل تعلق گیانا سے ہے اور دونوں سُنّی مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تمام کارکنان نے ہماری تمام ضروریات پوری کرنے کیلئے انتھک کوششیں کی ہیں۔ غیر احمدی ہونے کی حیثیت سے ہم کہیں گے کہ اس جلسہ کا تجربہ ہماری ساری زندگی پر محیط رہے گا۔ ہر طرف پیار، محبت اور یگانگت تھی۔ خلیفہ کے خطابات سننے سے ہماری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی بیعت کی تقریب دیکھنے کا تجربہ بھی ناقابل بیان تھا۔

خلیفہ وقت کی موجودگی اس سفر کی سب سے اہم بات تھی۔ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد ہمیں ایک سکون محسوس ہوا۔ ہم دوبارہ بھی خلیفۂ وقت سے ملنا چاہیں گے۔ ہم آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے جلسہ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

امریکہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات دو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہنگری سے دو مہمانوں پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب تھے اور دوسری مہمان محترمہ Helga Somogy صاحبہ تھیں جو ریڈ کراس کی ڈائریکٹر کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئی تھیں۔

☆ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ سالانہ کا پروگرام اور انتظام بہت اچھا تھا۔ ہم نے جلسہ بہت enjoy کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ سارا انتظام عارضی تھا۔ ایک فیلڈ میں ایک عارضی گاؤں بسایا گیا تھا۔ اب جلسہ کے چند دن بعد جائیں تو آپ کو وہاں صرف خالی فیلڈ ہی نظر آئے گی۔ آپ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو وہاں تو ایک وسیع و عریض چھت کے نیچے سارا انتظام ہوجاتا ہے جبکہ یہاں سارا انتظام عارضی طور پر کرنا پڑتا ہے۔

☆پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: گوکہ مَیں عیسائی ہوں اور آپ لوگ مسلمان ہیں لیکن آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے ایمانی طاقت ملتی ہے اور میری صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ کہنے لگے کہ موسم کی خرابی کا کسی فردِ جماعت پر اثر نہیں ہوا بلکہ ہر ایک پہلے سے بڑھ کر خوش خلقی اور گرم جوشی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتا تھا۔ میرے لئے یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جلسہ کے کارکنان، خدمت کرنے والوں میں کون سی روحانی طاقت تھی جو ہر وقت ان کو اس مشقت کو بخوشی برداشت کرنے اور لطف اٹھانے اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہنے پر تیار کرتی تھی۔ یقیناً یہ وہ روحانی طاقت تھی، جو اَب اس دنیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے اتنے زیادہ لوگ ملتے ہیں۔ ساری دنیا سے وفود اور مہمان آتے ہیں مگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مجھے پہچان لیا۔ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضور انور سے ملاقات کرکے ایک پیار، محبت اور روحانی طاقت عطا ہوتی ہے۔ میرے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات ایک ناقابلِ یقین تجربہ ہے۔ حضور انور کے خطابات عصرِ حاضر کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔

☆محترمہ Helga Somogy صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شرکت کی ہے۔ مردوں کی مارکی میں جاتے ہوئے کچھ عجیب احساسات تھے کہ ہزاروں لوگوں میں کیا ہوگا۔ مجھ سے کیسا سلوک ہوگا۔ مگر کچھ ہی دیر میں وہ تناؤ ختم ہوگیا کہ دھکا تو دور کی بات کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا اور عزت واحترام سے جگہ دیتے رہے۔

☆کھانے کی مارکی میں جب دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف رنگ ونسل کے مہمان ایک جگہ دیکھے تو کہنے لگیں کہ یہ عجیب دنیا ہے۔ ہر کوئی ایسے پھر رہا ہے جیسے سب کی ایک دوسرے سے پرانی واقفیت ہے۔ حالانکہ الگ الگ رنگ ونسل کے لوگ ہیں اور مختلف ملکوں کے ہیں۔ میں نے یہ نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ سنا تھا۔ اِس عجیب کیفیت کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

☆کہتی ہیں کہ ریڈ کراس کے ورکر کی حیثیت سے میں یہ جانتی ہوں کہ کوئی پروگرام arrange کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ والنٹیئرز ہی نہیں ملتے، لیکن یہاں بچہ بوڑھا، جوان خوشی سے خدمت کررہا ہے، جیسے ان کو کوئی روحانی سرور حاصل ہورہا ہے۔ دنیا میں یہ نظارہ اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات 2 بجکر 20 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ساؤتھ کوریا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ اسکے بعد ساؤتھ کوریا سے آنے والے مہمان Mr. Yeongjin Shin صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں اور اسلام کے بارہ میں مزید سٹڈی کررہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے پروگراموں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسلام کے بارہ میں مجھے معلومات حاصل ہوئی ہیں اور میرے علم میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے قبل میں اس بارہ میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام ایک امن وسلامتی کا مذہب ہے اور اس کا دہشتگردی سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے۔ بارش کے باوجود خدمت کرنے والے کارکنان نے سارے کام بخوبی سرانجام دیے اور کوئی کام بھی رُکا نہیں۔

یہ ملاقات 2 بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 37 فیملیز کے 185 افراد اور اس کے علاوہ 31 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 216 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 24 ممالک سے آئی تھیں۔ پاکستان، امریکہ، برکینا فاسو، نائیجر، گیمبیا، کینیڈا، ہنڈوراس، ہیٹی، سعودی عرب، سوئٹزرلینڈ، بلجیم، آسٹریلیا، انڈونیشیا، غانا، بحرین، ناروے، دبئی، فجی، یوگنڈا، نائیجیریا، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، شارجہ۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لاکر نمازِ مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

یکم اگست 2017ء (بروز منگل)

آج پروگرام کے مطابق بنگلہ دیش، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، برکینا فاسو، گوئٹے مالا، ماسکو (رشیا)، سیرالیون، مڈغاسکر، لائبیریا، کیمرون، ہنڈوراس اور گیانا سے آنے والے وفود کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔

بنگلہ دیش کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے بنگلہ دیش سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بنگلہ دیش کے وفد میں امیر صاحب بنگلہ دیش، صدر خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش اور نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت بنگلہ دیش شامل تھے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں وفد کے ممبران نے جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کا نیا نقشہ پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔ جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی نئی عمارت احمد نگر شمالی بنگال میں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جو عمارت تعمیر ہورہی ہے، اس کو مختلف فیزز میں تعمیر کریں۔ امیر صاحب بنگلہ دیش نے مختلف جماعتی اور انتظامی امور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں پیش کرکے ہدایات لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنے

کلامُ الامام

’’جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

خدام کو ایکٹو (active) کریں اور انہیں مختلف کاموں میں involve کریں۔ بنگلہ دیش کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دس بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے۔ یہاں انڈونیشیا سے آنے والے احبابِ جماعت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ انڈونیشیا سے امسال 102 افرادِ جماعت مرد و خواتین پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران سے جلسہ سالانہ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ اس پر وفد کے ممبران نے، جن میں زیادہ تعداد خواتین کی تھی، کہا کہ یہ ہمارا یہاں پہلا جلسہ سالانہ ہے جس میں ہم نے شرکت کی ہے۔ ہمارے ایمانوں اور روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے ہمیں متاثر کیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے اور سب کام خاموشی سے ہو رہے تھے۔ یہ جلسہ ہمارے لئے ایک یادگار جلسہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے ایام میں آپ لوگ مارکی میں ٹھہرے تھے۔ آپ کے لئے ایک بڑا adventure تھا۔ اب جلسہ کے بعد آپ بیت الفتوح میں ہیں۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا کہ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا جا رہا ہے اور ہم بہت محظوظ ہو رہے ہیں۔

☆ایک انڈونیشین IT انجینئر سعودی عرب سے آئے تھے۔ انہوں نے وہاں کے احبابِ جماعت کا سلام پہنچایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ''آپ کی تو ماشاء اللہ ساری فیملی آئی ہوئی ہے۔''

☆وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اپنے لئے، اپنی فیملی اور بچوں کیلئے دعا کی درخواست کی۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

☆وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

انڈونیشین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 11 بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

نیوزی لینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆اسکے بعد پروگرام کے مطابق نیوزی لینڈ سے وہاں کے ماؤری (Maori) قبیلہ سے تعلق رکھنے والے نومبائع دوست Mathew ابوبکر صاحب اور ان کی اہلیہ Donnalyn Howell نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف ماؤری قبیلہ سے تعلق رکھنے والے پہلے احمدی دوست ہیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اکتوبر 2013ء میں نیوزی لینڈ تشریف لے گئے تھے تو اسی ماؤری قبیلہ کے بادشاہ Tuheitia Paki نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا اپنے مرکز مَرائے (Marae) میں استقبال کیا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

یہ ماؤری قبیلے کے لوگ نیوزی لینڈ کے قدیم ترین باشندے ہیں، جو تیرھویں صدی عیسوی کے دوران Oceania کے مشرقی حصہ Polynesia سے نقل مکانی کر کے نیوزی لینڈ میں آباد ہوئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قبیلہ میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والے یہ دونوں میاں بیوی احمدی ہیں۔ ان دونوں نے بتایا کہ ہم نے جلسہ سالانہ بہت enjoy کیا ہے اور ہم یہاں جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ اپنے آپ کو جماعت کا مشنری سمجھیں اور واپس جا کر ماؤری لوگوں میں تبلیغ کریں۔

ان میاں بیوی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اولاد عطا ہونے کی درخواست کی اور عرض کی کہ ان کا ابھی کوئی بچہ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆نومبائع دوست Mathew ابو بکر صاحب کی اہلیہ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مجھے جلسہ میں شامل ہو کر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سُن کر پتا چلا کہ جہاد کا اصل مطلب رحم، رواداری، شفقت اور پیار ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ اِسی جہاد کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اس جلسہ کے ذریعہ ہمیں پوری دنیا اور مختلف قوموں کے وفود سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم ان تعلقات اور رابطوں کو مزید بڑھائیں گے۔ عالمی بیعت کا نظارہ بہت ہی غیر معمولی اور مسحور کن تھا کہ تمام لوگ باہم ایک جان ہو کر عہدِ بیعت کر رہے تھے اور حضور سے برکات حاصل کر رہے تھے۔

یہ ملاقات 11 بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔ ان دونوں میاں بیوی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

برکینا فاسو کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں برکینا فاسو سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

☆برکینا فاسو سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں ایک مہمان Zoucomore صاحب تھے جو انسانی حقوق کمیشن کے صدر ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ ہماری کوشش ہے کہ برکینا فاسو میں قبائل اور مذہب کے معاملات میں کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایسے مسائل پیدا نہ ہوں تو آپ لوگ کامیاب رہیں گے اور آپ کا ملک بھی ترقی کرے گا۔ موصوف نے کہا کہ میں نے حضور انور کا خطاب سُنا ہے۔ حضور کے اس خطاب کی بہت ضرورت ہے۔ اس وقت دنیا میں جو بدامنی، فساد اور ایک دوسرے پر حملے ہو رہے ہیں، ان سب کا حل حضور انور کے خطابات میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم نے دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دینا ہے۔ امن کے قیام کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ ہم نے دہشتگردی، زیادتی اور ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی ہے اور ہم یہ آواز اٹھاتے رہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ پہلے انسانیت ہے، انسانی اقدار کا قیام پہلے ہے۔ جب تک یہ آواز اُٹھتی رہے گی، امید رکھنی چاہئے کہ کامیابی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مہمان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ نے جلسہ پر کیا دیکھا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بہت روح پرور ماحول تھا۔ ساری دنیا سے لوگ یہاں آئے تھے۔ باہمی محبت و پیار بہت نمایاں تھا۔ سب ایک دوسرے سے خوش ہو کر اس طرح آپس میں مل رہے تھے جیسا کہ آپس میں بھائی بھائی ہوں۔ میں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب واپس جا کر لوگوں کو بتائیں کہ کس طرح جماعت احمدیہ کام کرتی ہے۔ کس طرح انسانی اقدار اور لوگوں کے حقوق قائم کرتی ہے اور ان حقوق کو اسٹیبلش کروانے کی کوشش کرتی ہے۔

موصوف زُوکومورے صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو مجھے بہت حیرت ہوئی کہ میں نہ تو جماعت کا ممبر ہوں اور نہ ہی مسلمان ہوں۔ لیکن پھر بھی مجھے مسلمانوں کے اجتماع کی دعوت دی جا رہی ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے دیکھا کہ جماعت تو بلاتمیز رنگ و نسل اپنی محبت کے بازو سب کیلئے پھیلائے ہوئے ہے اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرتی ہے۔ سب کو ایک ہی طرح کی عزت و احترام دیتی ہے اور سب کا خیال رکھتی ہے۔ میں نے بہت سے مذہبی رہنماؤں کی تقاریر سُنی ہیں۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو اس طرح کہ گویا وہی حق پر ہیں اور وہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ لیکن میں نے امام جماعت احمدیہ کی تمام تقاریر بہت غور سے سنی ہیں اور ساری تقاریر کا مرکزی خیال یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔ اگر دنیا دیانتداری سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سُنے اور عمل کرے تو دنیا میں امن و صلح قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا کے تمام مذہبی رہنما جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی طرح پیغام دیں تو ہم دہشتگردی اور ناانصافی کو شکست دے سکتے ہیں۔

برکینا فاسو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

گوئٹے مالا اور کوسٹا ریکا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد ملک گوئٹے مالا اور کوسٹا ریکا کے دو ممبرانِ پارلیمنٹ اور انکے ساتھ آنے والے جرنلسٹ اور سیکرٹری نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

☆گوئٹے مالا سے امسال وہاں کی نیشنل ممبر پارلیمنٹ Mrs Iliana Callas صاحبہ جلسہ میں شمولیت کیلئے آئی تھیں۔ موصوفہ کے جماعت گوئٹے مالا سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ گوئٹے مالا میں اس وقت ہیومینٹی فرسٹ کے ایک پروگرام کے تحت 'ناصر ہسپتال' زیرِ تعمیر ہے۔ موصوفہ نے ملک کے وائس پریذیڈنٹ Hon Mr Cabrera کا وزٹ ہسپتال کے لئے کروایا تھا جسے ملک کے ذرائع ابلاغ میں اور خبروں میں نمایاں جگہ دی گئی تھی۔

☆Mrs Ligia Eleama Falles کوسٹا ریکا کی ممبر پارلیمنٹ ہیں جو جلسہ میں شامل ہوئیں۔ کوسٹا ریکا کی ممبر پارلیمنٹ Mrs Ligia کے مشیر Mr Dougles Montero بھی ان کے ساتھ آئے تھے۔ ان کے علاوہ کوسٹا ریکا سے ایک پروفیسر Sergio Moya صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کئی کتب کے مصنف ہیں اور اس وقت 'لاطینی امریکہ میں اسلام' کے عنوان پر ایک کتاب

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بھی لکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گوئٹے مالا کی سب سے اہم اخبار’Prensa Libre‘ کے جرنلسٹ Oscar Felipe بھی وفد میں شامل تھے۔

☆ گوئٹے مالا کی نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر Iliena Calles صاحبہ نے کہا کہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ نے ایک ہسپتال کی تعمیر کا پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر اسلام کے بارے میں جو ہمارے غلط خیالات تھے وہ اسلام کی عملی خوبصورت تصویر دیکھ کر بدل گئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیس ہزار سے زائد لوگ تھے اور کہیں بھی کوئی لڑائی جھگڑا، فساد نہیں تھا۔ ہر طرف محبت و پیار کی فضا تھی۔ میرا نہیں خیال کہ دنیا میں اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے اتنا بڑا پروگرام کہیں اور کر سکتے ہیں۔

مہمان نے عرض کی کہ اسلام میں عورتوں سے سلوک کے بارہ میں جو میں نے سنا ہوا تھا، اس سے بالکل مختلف پایا۔ میں عورتوں کی طرف گئی اور اپنے آپ کو بہت آرام دہ پایا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جو عزت اسلام نے عورت کو دی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ اسلام میں بہت زیادہ عزت عورتوں کو دی جاتی ہے۔ جب ہم عورتوں کی مارکی میں آئیں تو ہمیں بہت خوشی محسوس ہوئی تھی کہ ہم عورتوں کی مارکی میں امن میں ہیں اور آزاد ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم چاہتے ہیں کہ عورتیں آگے بڑھیں اور اپنے کام اور پروگرام خود سنبھالیں۔

موصوفہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ یُوکے میں شمولیت ایک بہت ہی عجیب اور حیران کن تجربہ تھا۔ مذہب اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں میرے خیالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی۔ میڈیا نے اسلام کے بارہ میں بہت ہی غلط اور ہیبت ناک تصور پیدا کیا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ہمیں اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیمات کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ یہی ایک راستہ ہے جس سے عالمی امن باہمی محبت اور انصاف دنیا میں قائم ہو سکتا ہے۔ ہزاروں رضا کار اپنے مہمانوں کی مثالی خدمت کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے تھے جو اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ افراد جماعت اپنے ماٹو ’’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ پر حقیقتاً عمل پیرا ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں اس بات کی وضاحت کی کہ اسلام عورت کو بہت ہی عزت و احترام کا مقام دیتا ہے۔ ماں کی عزت اس قدر ہے کہ اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ میں نے مردوں کی مارکی کی نسبت مستورات کے جلسہ گاہ اور مارکی میں زیادہ آرام، سہولت اور آزادی محسوس کی۔ یہ اسلام کی خوبصورت اور حسین تعلیم کی بہترین مثال ہے کہ عورت کی عزت اسکی حفاظت اور مکمل آزادی کی ضمانت دی جاتی ہے قبل ازیں اسلام کے بارہ میں مَیں بہت ہی غلط خیالات رکھتی تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر اسلام کی پُرامن اور خوبصورت تعلیم کی تصویر لے کر واپس جا رہی ہوں۔

☆ کوسٹا ریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر Doglas Monteroso صاحب نے عرض کیا کہ اتنے زیادہ مہمان تھے اور ہر ایک کی زبان مختلف تھی۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا کہ محبت کی زبان سب کی ایک تھی۔ اس بات نے ہمیں بہت حیران کیا۔ دنیا میں اور کسی جگہ ہم نے ایسا نہیں دیکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات کا ہمیں روحانی طور پر بہت فائدہ ہوا ہے۔ ان خطابات سے میرا علم بہت بڑھا ہے۔ خاص طور پر امن قائم کرنے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جو تعلیم بیان کی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ساری دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملکوں میں ایسے تصورات ناممکن ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اگر مخلوقِ خدا سے اچھا تعلق ہے تو پھر یہ خدا تعالیٰ سے اچھے تعلق کی علامت ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ عملی طور پر جو محبت اور بھائی چارہ یہاں نظر آیا ہے اس کا ہم کہیں اور تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہاں آنے والے مختلف مذاہب کے لوگ مہمان تھے۔ ان میں عیسائی بھی تھے، بدھسٹ بھی تھے، ہندو بھی تھے۔ سب پیار و محبت سے رہے، مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ آپس میں سب انسان ہیں اور انسانیت سب سے پہلے ہے۔ انسانی اقدار یہی ہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کا احترام کرے اور اس کے حقوق کا خیال رکھے۔

☆ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے جلسہ سالانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات بڑے غور اور توجہ سے سنے۔ خلیفہ کی اس نصیحت نے بہت متأثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہو جاتا ہے اور یہی چیز دنیا میں قیامِ امن کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سے مجھے روحانی اور عملی طور پر بہت فائدہ پہنچا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کی عملی تصویر اس جلسہ میں دیکھنے کو ملی۔

☆ گوئٹے مالا کی نیشنل اخبار PRNSA LIBRE کے جرنلسٹ نے کہا کہ جو محبت و پیار اور خلوص ہم کو یہاں ملا ہے، ہم اس کا دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ دہشتگردی کے بارہ میں جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ’اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ کسی کا ناحق قتل کرنا، پوری انسانیت کا قتل ہے۔ کسی کو پنپنے کا موقع نہ دینا پوری انسانیت کو موقع نہ دینا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم ہر جگہ دہشتگردی، انتہا پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ میں نے اپنے خطبات، خطابات، پیس سمپوزیم اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے ایڈریسز میں ہر جگہ دہشتگردی کی مذمت کی ہے۔ میں بڑی حکومتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ یہ جو بھی دہشتگرد، انتہا پسند، اسلام کے نام پر کرتے ہیں، غلط کرتے ہیں۔ یہ ہرگز جہاد نہیں ہے۔ اب تلوار اور جو بھی ہتھیار ہیں، ان سے لڑائی کرنا اور قتل کرنا جہاد نہیں ہے۔ میں نے اپنی تقاریر میں ہر جگہ بتایا ہے کہ مسلمانوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے دفاع کی اجازت ملنے کے بعد تلوار اٹھائی، جب ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی اور ان پر جنگ مسلّط کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: قوموں میں انبیاء آئے اور سچی تعلیمات کے ساتھ آئے۔ بعد میں لوگوں نے ان تعلیمات میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ ہم ہر مذہب کے بانی کی عزت کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ انٹر فیتھ کانفرنسز کرتے ہیں۔ ہم مختلف مذاہب کے لیڈروں، رہنماؤں کو بلاتے ہیں کہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔ ان کانفرنسز کے انعقاد کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا، جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ کا مضمون پڑھا گیا تھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مذہب دل کا معاملہ ہے۔ عیسائیوں کو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا پیغام پہنچائیں۔ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جن کو ہمارا پیغام قبول ہوتا ہے، وہ تسلیم کرتے ہیں اور ہم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی قبول نہیں بھی کرتا تو پھر بھی ہم انسانیت کے ناطے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔

☆ ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جب گوئٹے مالا میں تعمیر ہونے والا ہسپتال مکمل ہو جائے گا تو ہماری خواہش ہے کہ ہم حضور انور کو بلائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جب ایک دفعہ دوست بن جاتے ہیں تو پھر خواہ دعوت نہ بھی دیں تو تب بھی میں آ جاتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: افرادِ جماعت کی باہمی محبت، رواداری اور قیامِ امن کے لئے جدوجہد سے بہت متأثر ہوں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں بہترین تأثر لے کر جا رہا ہوں۔ اگرچہ مختلف ممالک اور اقوام کے لوگ تھے جن کی زبان ایک دوسرے سے مختلف تھی مگر انتہائی خلوص اور محبت سے ایک دوسرے سے ملتے اور ملاقات کرتے تھے اور خصوصاً رضا کاروں کی بے لوث خدمات نے بھی مجھے بہت متأثر کیا۔

☆ کوسٹا ریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Sergio Moya بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت و الفت میں بے مثال ہے۔ جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جا کر اپنے حلقۂ احباب اور طلبا کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ پر عمل پیرا ہیں۔

گوئٹے مالا اور کوسٹا ریکا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات 12 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ماسکو (رشیا) کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ماسکو (رشیا) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ ماسکو (رشیا) سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں ایک مہمان Smagin Nikita صاحب تھے جنہوں نے عربی میں بیچلرز اور فارسی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور آج کل ماسکو میں قائم ایران کلچر سنٹر میں کام کرتے ہیں اور ایک ویب سائٹ Iran Today کے مدیر بھی ہیں۔ یہ مختلف اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ میں نے کسی ایک جگہ مسلمانوں کو اتنی بڑی تعداد میں پُرامن نہیں دیکھا۔ بہت ہی محبت و پیار والا دوستانہ ماحول تھا۔ مسلمان جہاں بھی اکٹھے ہوں، اختلاف ہو جاتا ہے لیکن یہاں

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
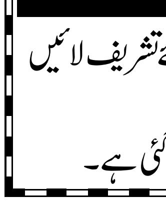
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

محبت اور امن تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مذہب دل کا معاملہ ہے۔ دنیا میں انسانیت کی قدریں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم یہاں چند دنوں کے لئے ایک عارضی ویلج بناتے ہیں۔ اتنے بڑے وسیع انتظامات ہیں، بعض خامیاں ہوجاتی ہیں۔ ہم جو سہولتیں دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں۔ عارضی انتظام کی وجہ سے اگر کوئی تکلیف پہنچی ہو تو اس کے لئے معذرت ہے۔

☆اس پر مہمان نے عرض کیا کہ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ بارش کے باوجود کوئی ڈسٹربنس نہیں تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ نمونہ ہم نے دکھا دیا کہ خراب موسم کے باوجود ہم منظم ہیں اور ڈسپلن قائم کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اگر تعلیم کی دل میں قدر ہو اور احترام ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ موصوف نے سوال کیا کہ گزشتہ دس سال سے دہشتگردی ہو رہی ہے اور یہ اسلام کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ دس سال سے ہی دہشتگردوں کو مسلسل اپنے خطابات اور ایڈریسز میں condemn کر رہا ہوں اور کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا۔ اب اختتامی خطاب میں بھی میں نے اسبارہ میں بیان کیا ہے۔ دہشتگرد اور انتہا پسند اسلام کے نام پر جو بھی کر رہے ہیں، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اصل جہاد اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ اپنے نفس کو ایسا پاکیزہ بناؤ کہ وہ خدا کا اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب جو مسلمان ممالک ہیں، ان میں اکثریت اس ظلم اور دہشتگردی کے خلاف بولتی ہے کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے ایڈریسز ہیں، لیکچرز ہیں وہ پڑھ لیں۔ میں نے وہاں تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کی رائے کیا ہے کہ آئندہ زمانے میں یہ دہشتگردی کم ہوگی یا زیادہ ہوگی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ کوئی مسلمان ملک اسلحہ نہیں بناتا۔ ان کو اسلحہ کون دیتا ہے؟ دونوں طرف کے لوگوں کو یہ مغربی ممالک اسلحہ بیچتے ہیں۔ اب انہوں نے یہ realize کرلیا ہے کہ ہم نے اب اسلحہ دینا بند کرنا ہے۔ اب جو radicalise ہوئے ہیں وہ اپنی اصلاح کر رہے ہیں اور واپس آرہے ہیں۔ سال 2008ء میں اقتصادی کرائسز کی وجہ سے radicalisation زیادہ ہوئی تھی اور داعش نے رقمیں دے کر نوجوانوں کو اپنے ساتھ شامل کیا تھا۔

☆جرنلسٹ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امسال پہلی مرتبہ مجھے لندن میں ہونے والے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ پہلی بات جس نے مجھے بے حد متاثر کیا وہ جلسہ سالانہ کی وسعت ہے۔ کسی بھی انسان کو یہ حقیقت ضرور حیران کردے گی کہ خاص طور پر اس مقصد کے لئے لندن کے نواح میں ایک پورا شہر مختلف سائز کی مارکیوں کے ذریعہ آباد کردیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس جلسہ میں شاملین کی تعداد بھی جو کہ تقریباً 30 ہزار تھی، انسان کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔

اس کے علاوہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا ماحول ایک باہر والے اور غیر کے دل میں بھی خوشی کے جذبات پیدا کردیتا ہے۔ خراب موسم، جلسہ گاہ کے راستوں کی بری حالت اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد کے باوجود یہ بات نہایت حیرت انگیز اور سراہنے والی ہے کہ تمام شاملینِ جلسہ غیر معمولی طور پر محبت اور رواداری کے ماحول میں ایک دوسرے سے ملتے رہے۔ اسکے ساتھ ساتھ جلسہ میں شامل ہونے والے یہ سارے احباب ایسی مشکلات کے باوجود جلسہ سالانہ کے انتظامی قواعد وضوابط کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے رہے۔ یہ حیرت انگیز ہے۔ میں نے کبھی بھی مسلمانوں کی اتنے بڑے پیمانے پر اور بڑی تعداد میں ہونے والی کسی تقریب میں شاملین کو اس طرح قواعد کی پابندی کرتے نہیں دیکھا۔ ایک بات جس کی توقع نہیں کر رہا تھا اور میرے لئے حیرت کا باعث بنی وہ جلسہ سالانہ کا اعلیٰ اور بلند پایا تکنیکی نظام تھا۔ تمام غیر ملکی احباب کو خاص طور پر ترجمہ سننے کے لئے ایئر فونز دیئے گئے تھے جو صاف آواز سنا رہے تھے۔ جلسہ کا تمام پروگرام ایک بڑی سکرین پر بھی دکھایا جارہا تھا اور آواز بھی بہت صاف آرہی تھی۔ یہ تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کے منتظمین، اعلیٰ اور بہترین تکنیکی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔

عمومی طور پر جلسہ سالانہ ایک اعلیٰ انتظام اور محبت اور پیار کے ماحول سے بھرے ہوئے اجتماع کی ایک نہایت صاف تصویر پیش کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران مجھے یہاں قائم کی گئی مختلف نمائشیں بھی دکھائی گئیں، جن میں تصویری نمائش جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ پر مبنی نمائش اور ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش بہت پسند آئیں۔ خاص طور پر ہیومینٹی فرسٹ کے تعلیم سے متعلق پروگرام سے مجھے بہت خوشی محسوس ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جماعت جو فلاح و بہبود کے کام کررہی ہے، اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

تمام حاضرین جلسہ کی طرح میں نے بھی جلسہ سالانہ کی تمام تقریریں سننے کی پوری کوشش کی ہے اور کوشش کی ہے کہ کوئی ایک تقریر بھی سننے سے رہ نہ جائے۔

یہ نہایت ناانصافی ہوگی اگر میں اس جگہ کھانوں کی لذت اور ان کے اعلیٰ معیار کا ذکر نہ کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ سالانہ کے باقی تمام مہمانوں سے زیادہ اچھی سہولیات مہیا کی گئیں تھیں۔ ہوٹل جہاں پر میری رہائش کا انتظام تھا، مجھے ناشتہ دیا جاتا تھا اور اس کے بعد میں جلسہ سالانہ کی اس مارکی میں جہاں غیر ملکی مہمانوں کا انتظام تھا، کھانا کھاتا رہا۔ ان تمام کھانوں میں مجھے بریانی سب سے زیادہ مزیدار لگی، جو احمدی اکثر بناتے ہیں۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت کا موقع دیا اور میں آپ کیلئے دعا گو ہوں کہ آپ کو اپنے اس نہایت مشکل مگر نہایت فائدہ مند کام میں جو آپ دنیا میں امن پھیلانے کیلئے کررہے ہیں، کامیابیاں نصیب ہوں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کے بعد جرنلسٹ نے کہا: میں نے کبھی مسلمانوں کے کسی لیڈر کو اس مقام پر ہوتے ہوئے جہاں امام جماعت احمدیہ ہیں، اسلام کی تعلیمات کو اس قدر واضح اور دوٹوک انداز میں بیان کرتے نہیں دیکھا۔ امام جماعت احمدیہ کا مزاج نہایت خوشگوار اور مخاطب کیلئے خوشکُن بھی ہے، جو عام طور پر مذہبی لیڈروں کے بارے میں ذہن میں نہیں آتا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھے آدمی کو آسان، صاف اور دھیمے انداز میں بات سمجھا دیتے ہیں۔

☆ رشین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 12 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

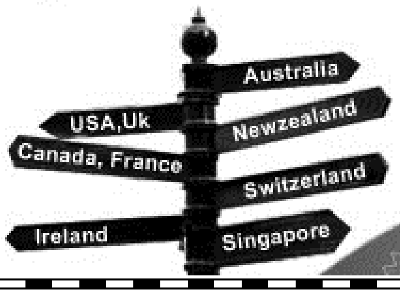

Study Abroad
10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

الحمد للہ کہ مورخہ 13 تا 15 اکتوبر 2017 کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع بمقام جلسہ گاہ مستورات، قادیان منعقد ہوا جس میں بھارت کے 20 صوبوں سے 94 مجالس کی 360 مستورات نے شرکت کی۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام نصرت جہاں ہال اور سرائے مبارکہ میں کیا گیا تھا۔ افتتاحی تقریب مورخہ 13 اکتوبر کو صبح ساڑھے نو بجے مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد لجنہ و ناصرات کے بعد صدر اجلاس نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ بھارت سال 17-2016 پیش کی گئی۔ بعدہ لجنہ و ناصرات کے علمی و دینی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں 328 ممبرات لجنہ و ناصرات نے حصہ لیا۔ دوران اجتماع مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے مختلف تربیتی امور پر لجنہ سے خطاب کیا۔ اسی طرح مکرمہ شاہین اختر صاحبہ نائب صدر دوم لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔

اختتامی اجلاس مورخہ 15 اکتوبر کو محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہ حسن کارکردگی میں پوزیشن لینے والی مجالس اور علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ کے فضل سے اجتماع کے تینوں دن اوسطاً حاضری 2299 رہی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(نصرت بیگم بدر، معاون صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

چوتھا زونل اجتماع وقف نو ساؤتھ کرناٹک بنگلور

مورخہ 4 اور 5 نومبر 2017 کو ساؤتھ کرناٹک بنگلور میں واقفین نو نے اپنا چوتھا زونل اجتماع منعقد کیا۔ مورخہ 4 نومبر کو سہ پہر تین بجے مکرم ایم خلیل احمد صاحب امیر ضلع شموگہ کی زیر صدارت پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم تحسین احمد نے کی۔ عزیزم فیصل احمد سہگل نے نظم ''نونہالان جماعت سے خطاب'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعدہ خاکسار، مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم طارق سلمان صاحب مبلغ انچارج شموگہ نے تحریک وقف نو کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ بعد ازاں واقفین نو بچوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ واقفین نو بچوں کے مختلف علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر و درس کے بعد واقفین نو بچوں کو لال باغ کی سیر کے لیے لے جایا گیا جو بنگلور شہر کی مشہور سیر گاہ ہے۔ بعد ازاں ٹھیک دس بجے واقفین نو کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس کے بعد مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری وقف نو شموگہ نے خطبہ جمعہ مورخہ 28 اکتوبر 2016 پڑھ کر سنایا۔ عزیزم شعیب احمد نے کنڑا زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ بقیہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام چھ بجے مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد جمیل صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم عزیزم ارسلان احمد نے پڑھی۔ بعدہ حضور انور کے خطبہ کی آڈیو ریکارڈنگ سنائی گئی۔ بعد ازاں مکرم میر عبدالحمید صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کی کل حاضری 250 تھی۔

(سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو بنگلور)

شاملین تحریک جدید کیلئے

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ دعائیں اور محبت بھرا اسلام

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وکالت تحریک جدید کی طرف سے سالانہ رپورٹ سال 2016-2017 پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت درج ذیل دعائیہ کلمات سے نوازا ہے۔

''اللہ تعالیٰ ان تمام چندہ دہندگان کو عبادات اور نیکیوں میں بھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی توفیق عطا کرے۔ تقویٰ اور عاجزی وانکساری میں بڑھاتا چلا جائے اور دین و دنیا کی حسنات کا وارث ٹھہرائے۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب جماعت کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور ان کے قلوب اپنی محبت کے نور سے بھر دے۔ (آمین) تحریک جدید کے جملہ کارکنان کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچائیں۔''

اللہ تعالیٰ جملہ شاملین چندہ تحریک جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان مشفقانہ دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ولادت

مکرم داؤد احمد شاکر صاحب معلم سلسلہ وانچارج ضلع کانگڑہ (ہماچل) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل یکم نومبر 2017 کو شادی کے 14 سال بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام وردہ داؤد تجویز فرمایا ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک صالحہ، خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیب احمد خان، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

اعلان دعا

مکرم مسعود احمد صاحب امیر ضلع رانچی اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک مقاصد میں کامیابی اور کاروبار میں خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(مجیب الرحمن خان، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 ؍اکتوبر 2017 بروز منگل بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ آف مانچسٹر

(اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم آف دار النصر غربی ربوہ)

29 ؍ستمبر 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق قادیان کے قریبی گاؤں ننگل سے تھا۔ آپ 1952ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئیں۔ اپنے خاندان کے افراد کی مخالفت کا بہت دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، پردہ کی پابند، بہت نیک، صالح اور بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ ڈاکٹر محمد احمد صاحب (آف مانچسٹر) کی والدہ تھیں جو آجکل قازقستان میں کام کررہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم فلاح الدین سیف صاحب

(آف ہمبرگ، جرمنی)

23 ؍ستمبر 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی۔ مرحوم کی عمر 13 سال تھی کہ آپکے والد مکرم سیف الدین صاحب ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ جس کے بعد آپ نے اپنی بیوہ ماں اور بہن بھائیوں کی کفالت بڑی ہمت اور مستقل مزاجی کے ساتھ کی۔ آپ نے تین سال ایک حلقہ میں صدر جماعت کے علاوہ لوکل امارت ہمبرگ میں امین کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہر ایک سے ہمدردی رکھنے والے، بہت بااخلاق اور متوکل انسان تھے۔ رشتوں کا بہت احترام کرتے تھے اور خاندان میں ہر ایک سے ذاتی تعلق تھا۔ آپ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی۔ خلافت سے بہت محبت تھی اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے محبت اور خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے بیٹے مکرم جناح الدین سیف صاحب (مربی سلسلہ) آجکل کوسووو میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ (آف ہمبرگ)

2 ؍اپریل 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1985ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ 1987ء میں ایک سال مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پردہ کی پابند، صاف گو، خوددار اور غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی بہو ریجنل صدر ہمبرگ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔

(3) مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب

(آف آسٹن، امریکہ)

28 ؍ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مرزا مبارک علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم کو لمبا عرصہ وقف زندگی کی حیثیت سے خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور صدارت میں آپ کو خدام الاحمدیہ کے معتمد مرکزیہ کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں جرمنی، گھانا، ٹوگو لینڈ اور کینیا میں مبلغ سلسلہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ربوہ میں لمبا عرصہ الشرکۃ الاسلامیہ کے مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پچھلے کچھ سالوں سے امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ بہت محبت کرنے والے، سلسلہ کے سچے خادم اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔

(4) مکرم احمد دین صاحب

(ابن مکرم عبد المجید صاحب، لاہور)

6 ؍فروری 2017ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو جماعت چپ بورڈ جہلم میں نائب صدر وسیکرٹری مال کے علاوہ قائد ضلع جہلم اور قائد علاقہ کشمیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق رکھنے والے منکسر المزاج اور ہمدرد انسان تھے۔

(5) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم مبشر احمد ججہ صاحب، امیر ضلع بہاولپور)

5 ؍اگست 2017ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری نذیر احمد ججہ صاحب درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ شادی سے قبل اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ لانڈھی کورنگی (کراچی) کی قیادت نمبر 14 میں بطور نگران لجنہ اماء اللہ کے علاوہ صدر لجنہ بہاولپور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔

(6) مکرم محمد سعید صاحب

(ابن مکرم عبد الواحد صاحب، دہلی گیٹ لاہور)

11 ؍جولائی 2017ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ مالی قربانی کرنے والے، بہت مہمان نواز اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

(7) مکرم ندیم احمد صاحب

(ابن مکرم محمد زاہد حسین صاحب، آف اوکاڑہ)

آپ کو 10 مارچ 2016ء کو اغوا کرکے قتل کردیا گیا تھا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 19 مارچ کو آپ کی Dead Body ملی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ان کا قتل ایک ہفتہ قبل ہوا تھا۔ آپ کے والد اپنی فیملی سمیت 1995-96ء میں بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے۔ آپ بہت خوش اخلاق، تعاون کرنے والے نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ شمیم فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم آف جمشید پور، صوبہ جھارکھنڈ، انڈیا)

18 ؍اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت بہارو اڑیسہ) کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(9) سیرالیون کے حالیہ سیلاب میں وفات پانے والے احمدی احباب: امیر صاحب سیرالیون کی رپورٹ کے مطابق 14 ؍اگست 2017ء کی رات فری ٹاؤن سیرا لیون میں شدید بارشوں کی وجہ سے رات کے وقت Land Sliding ہوئی اور سیلاب بھی آیا۔ اس کی وجہ سے ملکی ذرائع کے مطابق قریباً 1000 لوگ لاپتہ ہیں اور تقریباً 300 کے قریب نعشیں نکالی جاچکی ہیں۔ اس حادثہ میں کچھ احمدی احباب بھی متاثر ہوئے۔ اس میں جماعت Regent کے صدر صاحب Mr Ishmail Dobro صاحب اپنے تین بچوں سمیت وفات پاگئے اور ابھی تک ان کی لاشیں نہیں ملیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

اس کے علاوہ ایک احمدی جو کہ Devil Hole کے مقام پر رہائش پذیر تھے اس دن بچوں کے ساتھ Lumley کے علاقہ میں تھے اور اس سانحہ میں وہ بھی اپنے تین بچوں سمیت وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کی اہلیہ Devil Hole کے ایریا کی صدر لجنہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

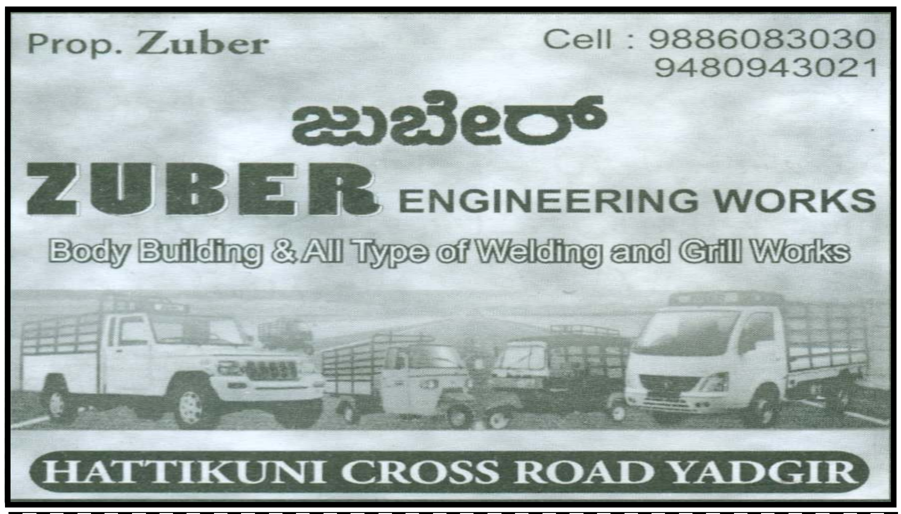

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

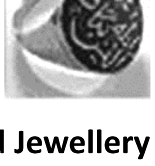

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8505: مَیں امتہ الرؤف بنت مکرم عبد الرحمن خالد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت الحمد کالونی (حلقہ ناصر آباد) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحمن خالد الامۃ: امتہ الرؤف گواہ: عبد الولی

مسل نمبر 8506: مَیں محمد مجیب خان ولد مکرم محمد علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن چٹیالہ تحصیل پیدونگارہ ضلع محبوب آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 ایکڑ زرعی زمین، 1 مکان رقبہ 2 گنٹے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد العبد: محمد مجیب خان گواہ: وزیر احمد

مسل نمبر 8507: مَیں شہزاد احمد سی. کے ولد مکرم انور سعادت بی. کے. صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید گلستان عارف العبد: شہزاد احمد سی. کے گواہ: اعجاز احمد

مسل نمبر 8508: مَیں مبشرہ خاتون زوجہ مکرم عبد المالک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ (حلقہ دار الفضل) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/12,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد المالک الامۃ: مبشرہ خاتون گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8509: مَیں آمنہ بی. بی زوجہ مکرم پیاردین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن حلقہ محلہ احمدیہ (باب الابواب) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 جوڑی بالی 3 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 1 انگوٹھی، 1 جوڑی پازیب۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ناصر الامۃ: آمنہ بی. بی گواہ: پیاردین

مسل نمبر 8510: مَیں امتہ الحئی زوجہ مکرم سید لئیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن فیس 3 (New Nalagarh Baddi) ضلع سولن صوبہ ہماچل پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 7 گرام 24 کیریٹ، حق مہر: -/75,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد خادم الامۃ: امتہ الحئی گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 8511: مَیں سید لئیق احمد ولد مکرم سید عقیل احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن فیس 3 (New Nalagarh Baddi) ضلع سولن صوبہ ہماچل پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد خادم العبد: سید لئیق احمد گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8512: مَیں نائمہ ثمرین زوجہ مکرم طاہر احمد سلیچہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن فضل عمر پریس ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2؍اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سیٹ مع ہار وبوندے 15.380 گرام، سیٹ مع ہار وبوندے 18.960 گرام، 1 انگوٹھی 3.720 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد سلیچہ الامۃ: نائمہ ثمرین گواہ: تبریز احمد سلیچہ

مسل نمبر 8513: مَیں محمد رستم ولد مکرم نواب دین صاب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن دڑے والی ڈاکخانہ پڈا ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍اکتوبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رستم احمدی العبد: محمد رستم گواہ: منگا دین

مسل نمبر 8515: مَیں محمد ابصار ولد مکرم محمد مصلح صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن ہردیو نگر ضلع بھٹنڈا صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اقبال محمد العبد: محمد ابصار گواہ: شیخ صباح الدین

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprito : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

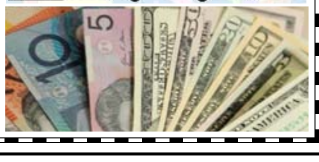

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ایک فیض کا اور جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوی کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے اس کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ وَيَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں جانوروں والی حالت ہے۔ یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی اور پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی کہ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اسوے کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیا داری میں ہی ڈوبے نہ رہیں۔ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہو گئے۔ چالیس فیصد، پچاس فیصد، ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ میں کس حالت میں ہوں۔

پھر صدق وسچائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اسوہ تھا آپ کے اشد ترین دشمن نذر بن حارث کی گواہی سنیں۔ ایک مرتبہ سرداران قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور نذر بن حارث بھی شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دیا جائے تو نذر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش! ایسا معاملہ تمہارے سامنے آ گیا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کر سکتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں ایک جوان لڑکے تھے اور تمہیں سب سے زیادہ محبوب تھے سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے تم میں سب سے زیادہ امانت دار تھے۔ اب تم کہتے ہو کہ وہ جادوگر ہے ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔ تم نے کہا وہ کاہن ہے ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں تم نے کہا وہ شاعر ہے ہم شعر کی تمام قسمیں جانتے ہیں وہ شاعر نہیں ہے۔ تم نے کہا وہ مجنون ہے ان میں مجنون کی کوئی علامت نہیں۔ اے گروہ قریش مزید غور کرلو تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔

پھر ابوجہل آپ کی سچائی کا انکار کبھی نہیں کرسکا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا لیکن جو تعلیم تم لائے ہو وہ غلط ہے کیونکہ تم ہمارے بتوں کے خلاف بول رہے ہو۔ ابوسفیان نے بھی ہرقل کے دربار میں یہی کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کرتے ہیں۔ پس دشمن سے دشمن بھی آپ کو کبھی جھوٹا نہیں کہہ سکا اور یہی آپ کی نبوت کے سچا ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ یہودی عالم نے آپ کے چہرے کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے پر چلتے ہوئے احمدیوں کو اپنی سچائی کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پھیلانے میں آسانی پیدا ہو۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ قول وعمل ایک ہو اگر عمل میں سچائی نہیں تو لوگ دینی تعلیم کو بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک سچائی ہے۔ دین اسلام ایک سچائی ہے۔ اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس آج (یعنی 12 ربیع الاوّل کے دن) اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے جہاں عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں۔ اگر یہ نہیں تو ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔ وہ لوگ جو بکھرے ہوئے ہیں اور عارضی لیڈر اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر لوگوں کے لئے تنگیوں کے سامان کر رہے ہیں ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہوگا اگر ہم آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر عمل نہیں کر رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کام میں آنحضرت ﷺ کے اسوے کو سامنے رکھیں۔ اللہ کرے کہ اس کی سب کو توفیق ملے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ سسٹر سلمیٰ غنی صاحبہ آف فلاڈلفیہ (امریکہ) کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثابت قدم ہے۔“
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھراپردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 7-December-2017 Issue 49

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آج (یعنی 12 ربیع الاوّل کے دن) اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے جہاں عباد توں کے معیار بھی بلند ہوں جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں

آخرین کی اس جماعت کے افراد کا فرض بنتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوے کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیا داری میں ہی ڈوبے نہ رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 ردسمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

12 ربیع الاول کا دن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔ جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔ جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔ جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔ اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پس اس اُسوہ حسنہ پر چلنے کے بغیر مسلمان مسلمان، نہیں کہلا سکتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے۔ عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے۔ اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے۔ اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل کی مسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی اور جو آپ نے عمل کر کے دکھائے تھے۔ اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ وفساد کی کیفیت ہے۔ پاکستان میں اس خوف کے مارے کہ فتنہ وفساد کی آگ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ چلی جائے بعض شہروں میں آج موبائل فون کی سروس بند کر دی گئی ہے۔ پولیس کی بھاری نفری ہر چوک اور ہر سڑک پر کھڑی ہے۔ کیا یہ اس نبی کی پیدائش کی خوشی منانے کا طریق ہے کہ ہر شریف آدمی خوفزدہ ہے۔ ہمارے پیارے آقا کے نام پر احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی کرنا اور مغلظات بکنا تو روز کا معمول ہے لیکن آج اس میں بھی شدت پیدا ہوگئی ہے۔ چند دن ہوئے پاکستان کے کئی شہروں میں جو گھیراؤ ہوا دھرنے ہوئے اس نے ہر شریف شہری کو پریشان کر دیا تھا۔ کاروبار زندگی معطل ہو گیا تھا۔ کوئی مریض ہسپتال نہیں جا سکتا تھا۔ اسکول بند کر دیئے گئے بلکہ دوکانیں تک بند کر دی گئیں۔ کوئی شخص جس کے گھر میں کھانے پینے کا سامان نہیں تھا اپنے بچوں کے لئے کھانے پینے کا سامان نہیں لا سکتا تھا۔ اربوں روپوں کا قوم کو مالی نقصان بھی ہوا اور یہ سب کچھ ان نام نہاد علماء کے حُبِّ رسول کے نعرے کی وجہ سے ہوا جو رحمۃ للعالمین ہے جس نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ راستوں کے حقوق ادا کرو۔ لیکن یہ لوگ تو ناموس رسالت کے نام پر راستے بند کر کے لوگوں کو تکلیف میں ڈال رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے اسوے سے ان چیزوں کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگ جو چاہیں کرتے رہیں لیکن ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کے ہر پہلو کو دیکھیں اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض پہلو بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے جو آپ کو محبت تھی اسے بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات ہے کہ عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰى رَبِّهٖ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ سے عشق ومحبت کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں، پلید ہیں، شر البریہ ہیں، سفہاء ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور ان کے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں۔ تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تو نے ان کے عقل مندوں کو سفیہ قرار دیا ہے اور ان کے بزرگوں کو شر البریہ کہا اور ان کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم اور جہنم اور وقود النار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آ جا ورنہ میں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اس راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرے پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے اور ان کو کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تو اور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: آج ہم احمدیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے یہ کافر ہیں۔ یہ واقعہ جو میں نے ابھی بیان کیا یہ ہم تاریخ میں پڑھتے اور سنتے ہیں لیکن جس بے اختیاری اور دلی کیفیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بیان فرمایا ہے اس سے آپ کے عشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار ہوتا ہے اور اس توسط سے پھر خدا تعالیٰ سے عشق کے راستے بھی نظر آتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم، ہزار ہزار درود اور سلام اس پر، یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیا اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہے ہر

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad